MON.22.Jan.2024
VOLUME:19 NO:10
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے بیک وقت شائع ہونے والا ایڈیشن کی اشاعت

بروز پیر 22 / جنوری 2024
جلد: 19 شمارہ 20
10 / رجب المرجب 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کنگن جویلرس
الحاج قاضی نویدمحی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ہم عوام کے مسائل کیلئے لڑتے ہیں، یہی یاترا کا مقصد: راہول

آسام۔اروناچل پردیش کے سرحدی علاقوں میں بھارت جوڑو نیائے یاترا کا شاندار خیر مقدم

گوہاٹی: راہول گاندھی کی 'بھارت جوڑو یاترا' کا آج آٹھواں دن ہے۔ یاترا کا آسام اور اروناچل پردیش کے سرحدی علاقوں میں عوام کی جانب سے شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ راہول گاندھی نے بسوناتھ چریالی گاؤں میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اپنی یاترا کے مقاصد بیان کئے اور کہا کہ یہ یاترا نوجوانوں، کسانوں، تاجروں اور زندگی کے ہر شعبہ سے وابستہ افراد کے مسائل کو اٹھانے کیلئے نکالی جارہی ہے۔ پچھلے سال ہم نے کنیا کماری سے کشمیر تک بھارت جوڑو یاترا کی تھی۔ اس کی دو تین وجوہات تھیں۔ ایک وجہ یہ تھی کہ آر ایس ایس۔بی جے پی نے پورے ملک میں نفرت اور تشدد پھیلا دیا ہے۔ وہ ایک مذہب کو دوسرے مذہب سے، ایک ذات کو دوسری ذات سے، ایک زبان کو دوسری زبان سے لڑاتے ہیں۔ وہ ایسا کب کرتے ہیں؟ جب توجہ ادھر ادھر ہٹانا چاہتے ہیں۔ اسی لیے ہم نے بھارت جوڑو یاترا کی اور 4000 کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ نوجوانوں نے بتایا کہ ملک کا سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری ہے۔ ہم ڈگری لیتے ہیں لیکن آج کے ہندوستان میں ہمیں روزگار نہیں مل سکتا۔ کسانوں کا کہنا تھا کہ ہمیں ہماری محنت کا پھل نہیں ملتا، ہمیں صحیح رقم نہیں ملتی، صحیح قیمت نہیں ملتی۔ ہم اپنی ساری محنت لگا دیتے ہیں، اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں اور چاہے وہ دھان ہو یا گندم، ہمیں اس کی صحیح قیمت نہیں ملتی۔ ہم نے بھارت جوڑو یاترا کے دوران ان مسائل کو کنیا کماری سے کشمیر تک اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ جب مہنگائی کا مسئلہ اٹھایا گیا تو لوگوں نے کہا کہ دیکھو، آپ کنیا کماری سے کشمیر گئے لیکن آپ آسام، منی پور، ناگالینڈ، اروناچل، اوڈیشہ نہیں گئے۔ بہت سے لوگوں نے کہا کہ آپ کو ایک اور یاترا کرنی چاہیے، بھارت جوڑو نیائے یاترا، جو شمال مشرق سے شروع ہو کر مہاراشٹرا تک جائے ہے اور ہم نے اسے قبول کر لیا اور اسی لیے آج میں یہاں آپ کے سامنے ہیں۔ راہول گاندھی نے کہا کہ ہم یہاں یاترا میں لمبی لمبی تقریریں نہیں کرتے۔ سات گھنٹے، آٹھ گھنٹے ہم آپ سے ملتے ہیں۔ آپ کے وفود آتے ہیں، لوگوں سے بات کرتے ہیں، کسانوں، مزدوروں، چھوٹے دکانداروں سے ملتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اس طرح یاترا میں آپ کے مسائل ہمارے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور پھر ہم آپ کے مسائل کے لیے لڑتے ہیں اور یہ یاترا کا مقصد ہے۔ کانگریس لیڈر نے آخر میں کہا کہ آپ نے بہت پیار دکھایا، آپ نے اپنی ساری توانائی اس یاترا میں لگائی، ہماری مدد کی، پیار سے ہماری بات سنی، اس کے لیے میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو ایک بات سمجھ لینی چاہیے کہ جب الیکشن آئیں گے تو کانگریس پارٹی بی جے پی کو بھاری اکثریت سے شکست دے گی۔ ہمارے کارکنان جو یہاں آئے ہیں، میں جانتا ہوں کہ آپ کو ڈرایا، دھمکایا، مارا پیٹا جاتا ہے۔ آپ ہمارے شیر ہو، تم کسی سے نہیں ڈرتے۔ آپ ہمارے نظریے کے لیے لڑتے ہیں، میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یاترا اروناچل پردیش سے دوبارہ آسام میں داخل ہوگئی۔

رام مندر کو اڑانے کی دھمکی، داؤد کا نام نہاد ساتھی گرفتار

پٹنہ: بہار کے ایک 21 سالہ شخص کو اس وقت گرفتار کیا گیا جب اس نے پولیس کو کال کرکے داؤد ابراہیم کا معاون ظاہر کیا اور ایودھیا میں رام مندر کو اڑانے کی دھمکی دی۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم ذہنی طور پر غیر مستحکم اور معذور معلوم ہوتا ہے۔ بہار کے ارریہ ضلع میں ایک 21 سالہ شخص کو گرفتار کیا گیا ہے جب اس نے مبینہ طور پر پولیس کو کال کرتے ہوئے انڈر ورلڈ ڈان داؤد ابراہیم کا معاون ظاہر کیا تھا اور 22 جنوری (پیر) کو ایودھیا میں رام مندر کو اڑانے کی دھمکی دی تھی۔ ارریہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ ملزم انتخاب عالم کو ہفتہ کی دیر رات بلوا کالیا گنج میں واقع اس کے گھر سے گرفتار کیا گیا اور وہ ذہنی طور پر غیر مستحکم معلوم ہوتا تھا۔

مسلم غلبہ والے محلہ میں جے شری رام کے نعرے لگانے پر مار پیٹ

بنگلورو: کرناٹک کے ضلع وجے پورہ میں ایک مسلم غلبہ والے محلہ میں ہندو کارکنوں پر حملہ کیا گیا جہاں وہ جے شری رام کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ واقعہ "منتراک شتے" (ایودھیا سے لائے گئے مقدس چاول کے دانے) کی تقسیم کے دوران پیش آیا۔ یہ چاول دیورا ہپر گی ٹاؤن میں گھر گھر تقسیم کئے جارہے تھے۔ دیورا ہپر گی پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کر لیا گیا ہے۔

ٹاملناڈو میں رام مندر پروگرام کے لائیو ٹیلی کاسٹ پر پابندی؟

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اتوار کو الزام لگایا کہ ٹاملناڈو حکومت نے 22 جنوری کو ایودھیا میں رام مندر کی تقریبات کے لائیو ٹیلی کاسٹ پر پابندی لگادی ہے۔ ایک تمل روزنامہ کی ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے یہ الزام عائد کیا۔ دوسری طرف ریاستی حکومت نے اس خبر کو جھوٹ پر مبنی قرار دیتے ہوئے اس الزام کو مسترد کر دیا اور دعویٰ کیا کہ اس الزام کے پیچھے خفیہ مقاصد ہیں۔ سیتارمن نے مزید الزام لگایا کہ ٹاملناڈو حکومت کے زیر انتظام مندروں نے مندر کے تقدس کے دن بھگوان رام کی پوجا پر پابندی لگا دی ہے۔ ایکس پر سیتارمن نے لکھا کہ حکومت نے 22 جنوری کو رام مندر پروگراموں کے براہ راست ٹیلی کاسٹ دیکھنے پر پابندی لگادی ہے

غزہ: طبی امداد نہ ملنے پر 60 ہزار حاملہ خواتین کو خطرہ لاحق

غزہ: غزہ پٹی میں اسرائیلی جارحیت کے باعث طبی امداد نہ ملنے سے 60 ہزار حاملہ خواتین کی جانوں کو خطرہ لاحق ہے۔ میڈیا کے مطابق فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے جاری تازہ بیان میں بتایا گیا ہیکہ اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں 12 خاندانوں کا اجتماعی قتل عام کیا۔ اسرائیلی بمباری میں مزید 142 فلسطینی شہید اور 278 زخمی ہوگئے۔ خدشہ ہے درجنوں افراد تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے دبے ہیں۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہیکہ اکتوبر سے اب تک غزہ پٹی میں 24 ہزار 762 شہری شہید اور 62 ہزار 108 زخمی ہو چکے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں کے باعث نقل مکانی کرنے والوں میں وبائی امراض پھیل رہے ہیں جبکہ غزہ پٹی کے ہاسپٹلس میں کینسر کے 10 ہزار مریضوں کی جانوں کو خطرات لاحق ہے۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہیکہ کم از کم 4 لاکھ شہری وبائی امراض کا شکار ہوگئے ہیں جبکہ غزہ پٹی میں طبی امداد نہ ملنے سے 60 ہزار حاملہ خواتین کی جانوں کو خطرہ ہے اور جان بچانے والی ادویات کی عدم دستیابی کا بھی سامنا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے بیان میں کہا گیا ہیکہ اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں 30 ہاسپٹلس اور 53 طبی مراکز کو تباہ کر دیا ہے۔ اسرائیلی حملوں میں طبی حملے کے 334 افراد شہید، 122 ایمبولنس تباہ ہوگئیں۔ غزہ پٹی پر حملوں کی وجہ سے 20 لاکھ شہری کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔

ادھو ٹھاکرے رام مندر کی تقریب میں شرکت نہیں کرینگے

ممبئی: مہاراشٹرا شیوسینا (یو بی ٹی) پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے اتوار کو کہا کہ دعوت نامہ موصول ہونے کے باوجود ادھو ٹھاکرے نے 22 جنوری کو ایودھیا میں رام مندر کی پران پرتشٹھا تقریب میں شرکت نہ کرنے کے متبادل کا انتخاب کیا ہے۔ راوت نے میڈیا کو بتایا کہ ہفتہ کو ادھو ٹھاکرے کو اسپیڈ پوسٹ کے ذریعہ دعوت نامہ موصول ہوا۔ اس کے باوجود ٹھاکرے ایودھیا تقریب میں شرکت نہیں کریں گے، ان کا ناسک کے دیہی علاقہ بھاگور میں ویر ساورکر کی جائے پیدائش پر جانے کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ، وہ شام کو شری کالا رام مندر اور گوڈا گھاٹ پر آرتی کریں گے۔ راوت نے رام مندر تحریک میں شیوسینا کے بانی بالا صاحب ٹھاکرے کے اہم رول پر زور دیتے ہوئے ناسک کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بالا صاحب کے یوم پیدائش کے موقع پر 23 جنوری کو ناسک میں ہونے والے پارٹی کنونشن کے دوران اہم قرارداد پاس ہونے کی امید ہے۔ شیوسینا 23 جنوری کو ناسک میں ایک کیمپ اور ریلی سے اپنی سیاسی مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ادھو ٹھاکرے پنچوٹی میں کالا رام مندر جائیں گے، جسے ون واس کے دوران بھگوان رام کے مقام کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ٹھاکرے نے 22 جنوری کو اپنی پارٹی کے پروجیکٹوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں رام بھکت ہوں، محب وطن ہوں، اندھ بھکت نہیں ہوں۔ رام مندر کی تعمیر میرے والد کا خواب تھا۔

آسام میں کانگریس لیڈر جے رام رمیش کی گاڑی پر حملہ، بی جے پی چیف منسٹر مورد الزام

گوہاٹی: کانگریس کے سینئر لیڈر اور قومی جنرل سکریٹری جے رام رمیش کی کار پر اتوار 21 جنوری کو آسام کے سونیت پور ضلع میں ہندوستان جوڑو نیائے یاترا کے دوران بی جے پی کارکنوں نے مبینہ طور پر حملہ کیا۔ جے رام رمیش نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کا رخ کیا۔ چند منٹ قبل سنیت پور کے جموگوریہاٹ میں میری گاڑی پر بی جے پی کے ایک بے ہنگم ہجوم نے حملہ کیا تھا جس نے ونڈ شیلڈ سے بھارت جوڑو نیائے یاترا کے اسٹیکرز کو بھی پھاڑ دیا تھا۔ انہوں نے پانی پھینکا اور بی جے ایم وائی مخالف نعرے لگائے جے رام رمیش نے ایکس پر لکھا۔ لیکن ہم نے اپنا حوصلہ برقرار رکھا، غنڈوں کی طرف لہرایا اور تیزی سے بھاگ گئے۔ بلاشبہ یہ آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا کر رہے ہیں۔ ہم خوفزدہ نہیں ہیں اور سپاہی رہیں گے کانگریس کے سینئر لیڈروں نے مزید الزام لگایا کہ ان کے ساتھ موجود چند میڈیا والوں کو بھی 'بے قابو ہجوم نے زدوکوب کیا۔ اے آئی سی سی کی کمیونیکیشن کوآرڈینیٹر مہیما سنگھ نے کہا کہ واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی ہے۔ اس نے کہا کہ یاترا کو کور کرنے والے بلاگر کا کیمرہ، بیج اور دیگر آلات چھین لیے گئے۔ پارٹی کی سوشل میڈیا ٹیم کے ارکان سے بھی بدتمیزی کی گئی۔ انہوں نے ہمارے لیے ایک بہت ہی خوفناک صورتحال پیدا کردی۔ جے رام رمیش نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے 3 مئی 2023 سے نسلی تشدد میں پھٹی ہوئی شمال مشرقی ہندوستانی ریاست منی پور کا دورہ نہ کرنے پر سوال کیا۔

سعودی عرب: 5 سال میں 3 لاکھ افراد دائرہ اسلام میں داخل

ریاض: سعودی عرب میں صرف پانچ سال میں تین لاکھ سے زائد افراد اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں۔ اسلام دنیا میں سب سے تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے اور سالانہ لاکھوں افراد اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں جس کی تصدیق سعودی وزارت اسلامی امور نے بھی کردی ہے۔ غیر ملکی میڈیا نے سعودی وزارت اسلامی امور کے سکریٹری ڈاکٹر سعود الغامدی کے سعودی ٹی وی چینل ون کو دیئے گئے انٹرویو کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے جس میں ان کا کہنا ہیکہ گزشتہ پانچ سالوں میں مملکت میں 3 لاکھ 47 ہزار 646 افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ سعودی وزیر نے بتایا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اسلام قبول کرنے والوں کی سب سے زیادہ تعداد 2023ء میں رہی جس میں ایک لاکھ 63 ہزار 319 افراد امن کے دین کی تعلیمات سے متاثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ڈاکٹر سعود الغامدی کا کہنا تھا کہ مملکت میں 2019 میں 21 ہزار 654 جبکہ 2020ء میں 41 ہزار 441 اسی طرح 2021 میں 27 ہزار 333 جبکہ 2022ء میں 93 ہزار 899 افراد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ مملکت کے مختلف علاقوں میں قائم 457 دعوتی انجمنیں کام کررہی ہیں جہاں 423 داعیہ خدمات انجام دیتی ہیں۔

این سی پی ارکان کی نااہلی معاملے کی کل سماعت

ممبئی: مہاراشٹرا اسمبلی کے اسپیکر راہول نارویکر 23 جنوری سے این سی پی کے دونوں گروپس کے ایم ایل ایز کو نااہل قرار دینے کے معاملے کی سماعت شروع کریں گے۔ یہ اطلاع این سی پی شرد پوار گروپ کے ریاستی صدر جینت پاٹل نے دی ہے۔ وہ یہاں اسمبلی کے احاطے میں میڈیا سے بات کررہے تھے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ 20 جنوری کو ریاستی اسمبلی میں اس غرض سے آیا تھا کہ میرا بیان ریکارڈ کیا جائے گا لیکن اجیت پوار گروپ نے ہمارے ذریعے داخل کردہ حلف ناموں کا مطالعہ کرنے کیلئے مزید وقت طلب کیا ہے اور اسپیکر نے انہیں وقت دیدیا ہے۔ یہ سماعت 20 جنوری سے شروع ہونے والی تھی جواب 23 جنوری سے ہوگی۔ جینت پاٹل نے الزام عائد کیا کہ ہمارے کچھ ساتھیوں کو حکومت میں شامل ہوئے 6 ماہ ہو چکے ہیں اور ان کے خلاف نااہلی کی درخواستیں دی گئی ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ معاملہ شیڈول لوک سبھا انتخابات کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔ جینت پاٹل نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ہمارے کیس کی سماعت کی ہے اور انہوں نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ اب اسپیکر کے ذریعے اجیت پوار گروپ کو مزید مہلت دینے سے ایسا اندازہ ہو رہا ہے کہ پارلیمانی الیکشن تک کسی طرح اس معاملے کو طول دینے کا پلان ہے۔ اجیت پوار کی قیادت میں این سی پی کے 8 ایم ایل ایز بی جے پی کی قیادت والی ریاستی حکومت میں شامل ہونے کے بعد گزشتہ سال جولائی میں این سی پی دو گروپس میں تقسیم ہوگئی تھی۔ اس کے بعد دونوں گروپس نے پارٹی کے نام اور نشان پر دعویٰ کیا اور اسپیکر سے درخواست کی کہ وہ مخالف گروپس کے ارکان کو نااہل قرار دیں۔

حج 2024 کی پُرزور تیاریاں نہایت ذمہ داری سے جاری

نئی دہلی: حکومت ہند کی کابینہ وزیر اسمرتی زبین ایرانی کی سرپرستی، وزارتِ اقلیتی امور کی ہدایات اور حج کمیٹی آف انڈیا کی قیادت میں حج 2024 کی پُرزور تیاریاں نہایت ذمہ داری سے جاری ہے حج 2024 نہایت منظم اور تمام تر سہولیات کے ساتھ پُرسکون اور اطمینان بخش طریقہ سے مکمل ہوگا۔ چونکہ امسال وزیر کی سرپرستی میں عازمین کی سہولت کے لیے تمام انتظامات وقت سے پہلے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر محترمہ اسمرتی زبین ایرانی کی نگرانی میں اعلیٰ سطحی وفد سعودی عرب کا دورہ کر چکا ہے جس کا مثبت اثر حج کی تیاریوں پر پڑے گا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کیا ہندوستان عملاً ایک ہندو ملک بن چکا ہے؟

تجزیہ خبر: سہیل انجم

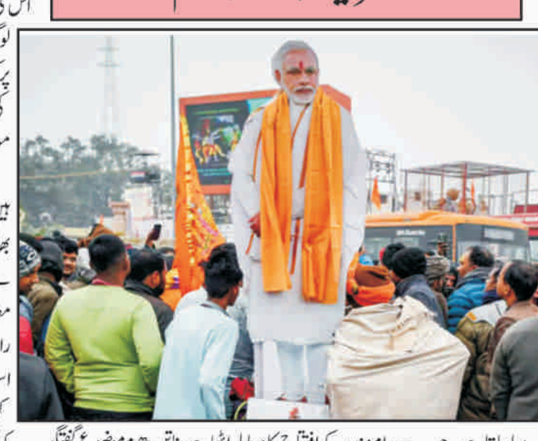

ایودھیا میں 22 جنوری کو بابری مسجد کی جگہ پر تعمیر ہونے والے رام مندر کے پران پرتشٹھا سے قبل جس طرح وزیر اعظم نریندر مودی مندر مندر درشن کرتے رہے اور جس طرح انھوں نے گیارہ دنوں تک اپنی زندگی کے شب و روز کو تبدیل کیا اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی سیکولر ملک کے وزیر اعظم نہیں بلکہ کسی ہندو ملک کے راجہ ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ خیال بھی ابھر رہا ہے کہ کیا ہندوستان عملاً ایک ہندو ملک بن چکا ہے۔ دیر صرف اس کے اعلان کی ہے یا اس آئین کو ختم کر دینے کی ہے جو اس ملک کی تکثیریت کی بنیاد ہے اور جس میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کو برابری کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس خیال کو پختہ کرنے میں اس ملک کے میڈیا نے بھی حصہ لیا ہے۔ خواہ وہ الیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا۔ نیوز چینلوں پر تو ایک عرصے سے رام مندر کے علاوہ کوئی خبر نہیں ہے اور اخبارات بھی اسی کی خبروں سے بھرے پڑے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مندروں کی تعمیر اور تعمیر نو اور مرمت کر کے اور مندروں میں پوجا کے اپنے دھارمک رجحانات کو جس طرح سرکاری تقریب میں تبدیل کیا ہے اس سے اس سوال کا پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا وہ ایک سیکولر ملک کے وزیر اعظم کے بجائے ایک ہندو ملک کے حکمراں ہیں۔ ان کے مندر پریم اور بالخصوص صدیوں پرانے ایودھیا تنازعے کو حل کرنے کے کریڈٹ نے ان کو ہندو ہردے سمراٹ بنا دیا ہے اور وہ اسی امیج کی بنیاد پر 2024 کے پارلیمانی انتخابات کے میدان میں اترنا چاہتے ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر بی جے پی اور آر ایس ایس رام مندر افتتاح سے پیدا ہونے والے جوش کو اس وقت تک برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر مودی کو ہرا پانا آسان نہیں ہوگا۔ علاوہ یہ کہ اپوزیشن پارٹیاں بی جے پی کے ہر امیدوار کے مقابلے میں صرف ایک امیدوار اتاریں۔ رام مندر کے افتتاح سے قبل پورے ملک میں جس قسم کا ماحول بنایا گیا اور جیسی تیاریاں کی گئیں اور جس طرح بھگوا رنگ سے پورے ملک کو اور خاص طور پر شمالی ہند کو رنگ دیا گیا ہے اس سے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان عملاً ایک ہندو ملک بن چکا ہے۔ صرف ہندو مذہب کے ماننے والوں کی عزت افزائی ہے اور باقی دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ ویسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ حکومت کی جانب سے تمام سرکاری محکموں میں کلیدی عہدوں پر آر ایس ایس کے لوگوں کو بٹھا دیا گیا ہے جو آر ایس ایس کے نظریات کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسا ماحول بنایا گیا ہے کہ جو کوئی بھی حکومت کے اقدامات کی مخالفت کرتا ہے اسے ہندو مذہب کا دشمن قرار دے دیا جاتا ہے۔ جب سے رام مندر کے افتتاح کا معاملہ اٹھا ہے سناتن دھرم موضوع گفتگو ہے اور جہاں بھی کوئی بات ہوتی ہے فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ کام یا وہ آدمی سناتن ورودھی ہے۔ بی جے پی یا آر ایس ایس کے کسی بڑے لیڈر کا کسی کے بارے میں یہ کہہ دینا ہی کہ وہ سناتن ورودھی ہے اس کو ہندو معاشرے میں ایک ولین کے طور پر پیش کر دینے کے لیے کافی ہے۔ اس درمیان اس کا پرچار بھی خوب کیا گیا اور کیا جا رہا ہے کہ ہندوؤں نے پانچ سو سال کی قربانی کے بعد یہ لمحہ پایا ہے جب شری رام جی ایودھیا لوٹ رہے ہیں۔ حالانکہ کچھ سنجیدہ ہندو یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ رام جی گئے کہاں تھے جو لوٹ رہے ہیں یا رام جی تو دلوں میں رہنے والے ہیں ان کو کسی عمارت میں بٹھانا کہاں تک مناسب ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مریادا پرشوتم رام کے آدرشوں کی بار بار دہائی دی جاتی ہے لیکن سچائی یہ ہے کہ وہی لوگ ان کے آدرشوں کو پیروں تلے روندر ہے ہیں۔ بعض تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ رام مندر کے لیے پانچ سو سال کی جدوجہد کا کوئی ثبوت نہیں۔ مورخین کے مطابق ایودھیا میں بابری مسجد کی تعمیر 1528 میں میر باقی نے بابر کے حکم پر کرائی تھی۔ ہندوؤں کی جانب سے 1859 میں پہلی بار دعویٰ کیا گیا کہ بابری مسجد کی تعمیر رام مندر کو توڑ کر کی گئی ہے۔ مارچ 1934 میں اس معاملے پر فریقین میں ٹکراؤ ہوا جس کے نتیجے میں مسجد اور اس کے گنبد کو نقصان پہنچا۔ برٹش حکومت نے اس کی مرمت کروا دی۔ 1949 میں 21 اور 22 دسمبر کی درمیانی شب میں کچھ لوگوں نے بابری مسجد کے اندر مورتی رکھ دی اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ رام جی پرکٹ ہوئے ہیں۔ مسجد کے باہر تعینات ہندو کانسٹیبل نے صبح کو پولیس میں اس کی رپورٹ درج کرائی جس میں اس نے کہا کہ کچھ لوگوں نے چپکے سے مسجد میں مورتی رکھ دی ہے۔

لیکن اس وقت بھی یہی پروپیگنڈہ کیا گیا تھا کہ رام جی پرکٹ ہو گئے ہیں اور اب بھی یہی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے 19 جنوری کو کہا کہ 1949 میں رام جی پرکٹ ہو گئے تھے۔ انھوں نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ رام مندر کے لیے صدیوں سے لڑائی جاری تھی۔ ان کے مطابق اس معاملے میں قانونی لڑائی کو 134 سال ہو گئے۔ اتنی لمبی لڑائی کے بعد رام مندر کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اس موقع پر انھوں نے سلسلہ وار واقعات بیان کیا اور اسلام پر ہندوستان میں حملہ کرنے اور ہندوؤں کی عبادت گاہوں کو مسمار اور تباہ کرنے کا الزام لگایا۔ ان کا کہنا ہے کہ اب رام مندر کی تعمیر کے ساتھ ایک نئے بھارت کی تعمیر ہو رہی ہے۔ ان کے اس پورے بیان کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلے گا کہ اب جا کر ہندوستان ایک ہندو ملک بنا ہے یا اگر اس کے پوری طرح ہندو ملک بننے میں کچھ کمی رہ گئی ہے تو وہ اب پوری ہو جائے گی۔ سیاسی مشاہدین کا خیال ہے کہ اگرچہ اس ملک میں سیکولر طبقہ بہت بڑا ہے اور مثبت سوچ کے لوگ بھی کم نہیں ہیں لیکن ایسے لوگوں کو سرکاری سرپرستی میں دبا دیا گیا ہے یا دبایا جا رہا ہے۔ سیاسی مخالفین کو جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے اور ایک ایسا ماحول بنایا جا رہا ہے کہ حکومت کے خلاف بولنے سے پہلے سوچنا پڑے۔ یعنی حکومت جو کر رہی ہے وہی درست ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر پارلیمانی الیکشن میں بی جے پی پھر کامیاب ہو گئی تو اس کے بعد آئین کو بالکل ہی ختم کر دیا جائے گا اور طاقت کے بل پر پارلیمنٹ سے ہندو راشٹرا کے حق میں قانون سازی کرائی جائے گی۔ یا دنیا کو دکھانے کے لیے اگر قانون نہیں بھی بنایا گیا تب بھی ایسے اقدامات کیے جائیں گے کہ یہ ملک سیکولر نہ رہے بلکہ مکمل طور پر ہندو ملک ہو جائے۔ اگر عالمی سطح پر اس اقدام کی مخالفت ہوگی تو پھر یہی کہہ دیا جائے گا کہ یہ ہمارے اندرونی امور میں مداخلت ہے۔

الحمدللہ! اللہ کی مدد اور آپ کے سپورٹ سے نو بھارت میٹل سینٹر کو 50 سال مکمل ہوئے۔ اسی طرح عمدہ، بہترین، فینسی، گیارنٹیڈ کوالٹی وہ بھی آفر، اسپیشل ڈسکاؤنٹ اور واجبی دام کے ساتھ برتن آپ کی خدمت میں موجود ہیں۔ جزاک اللہ
نو بھارت میٹل سینٹر
ہول سیل اینڈ ریٹیل
شکتی نگر، بھنگار لائن، شاپ نمبر 25 کے سامنے، ناندیڑ
محمد سلیم احمد
50 Years GOLDEN JUBILEE Since 1974
7766 0076 15
محمد وسیم
Prestige Pigeon BAJAJ Hawkins Sumeet LA OPALA NAYASA MILTON SOGO cello

نام کتاب: طلوع مشرق اور غروب مغرب

مصنف: محمد مختار شنقیطی

مترجم: محی الدین غازی

تعارف نگار: حفظ الرحمن اعظمی

صفحات: 72

ناشر: ھدایت پبلیشر جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دھلی

پیش نظر کتاب ڈاکٹر محی الدین غازی کی جو"مختار شنقیطی" کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے، ڈاکٹر صاحب اکیسویں صدی کے تصنیفی منظر نامے پر ابھرتی ہوئی شخصیت ہیں۔ حالیہ دنوں انکی کتابیں جن میں بیشتر دیگر زبانوں سے کئے گئے ترجمہ ہیں شائع ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق یوپی کے مشرقی ضلع اعظم گڑھ سے ہے، اعظم گڈھ کا مشہور ادارہ"جامعۃ الفلاح" سے عالمیت وفضیلت کی ڈگری حاصل کی، شریعت اسلامی میں چار سالہ تخصص اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ سے کیا، دارالشریعہ دبئی سے وابستہ رہ کر اسلامی مالیاتی اداروں کی رہنمائی اور اسلامی مالیات میں بحث وتحقیق کا کام کیا۔ جامعہ اسلامیہ"شانتہ پرم" کیرل میں قرآنی فیکلٹی کے ڈین کی حیثیت سے قرآنی علوم کی تدریس کا کام کیا۔ المختصر قرآنیات سے خاص دلچسپی ہے۔ انکا یہ ترجمہ کتاب پڑھنے کے لائق ہے۔ زبان بہت ہی شستہ اور شائستہ ہے کہیں بھی آپکو ترجمہ کا بوجھل پن نہیں محسوس ہوگا۔ اس طرح ترجمہ ماہر لسان کی شان ہوا کرتی ہے! اس کتاب میں انہوں نے عالم اسلام کی موجودہ صورت حال اور اسکے سیاسی واسلامی جغرافیہ کے بارے میں نشاندہی کی ہے، پرجوش چینی آندھی یعنی چین میں اقتصادی اٹھان اور روس میں مذہبی قومی بیداری کے ساتھ اکیسویں صدی کے آغاز میں اسکی رفتار تیز ہوگئی۔ مصری قلم کار احمد حسن زیات 1938 کے ایک مضمون میں جو فلسطین کی دفاع میں لکھا گیا تھا، اسکے اختتام پر یہودی غاصب کے پشت پناہ انگریز استعمار کو متنبہ کرتے ہوئے زیات لکھتے ہیں: فلسطین کو اللہ نے جب سے قائم کیا ہے وہ حملہ آوروں کے لئے مصیبت اور ظالم کیلئے نحوست ثابت ہوا ہے۔ مشرق ومغرب کے درمیان ایک مرتبہ عمر فاروق رض کے زمانے میں وہاں مڈبھیڑ ہوئی، دوسری مرتبہ صلاح الدین ایوبی رح کے زمانے میں آمنا سامنا ہوا۔ دونوں مرتبہ انجام کار مغرب کا غروب ہونا اور مشرق کا طلوع ہونا تھا۔ امریکی اور یوروپی نفوذ کے مقابلے میں چینی اٹھان اور روسی بیداری کو دنیا کی بری وبحری طاقتوں کے درمیان جاری تاریخی کشمکش کی آخری جلوہ آرائی قرار دے سکتے ہیں۔ وہ کشمکش جسے روسی سیاسی فلسفی الیگزینڈر دوگن نے"ابدی سیاسی جغرافیائی دوئی" قرار دیا ہے۔ اسی طرح سیاسی جغرافیائی منطق کی رو سے بتایا گیا ہے کہ عالم اسلام نہ تو مشرق کا حصہ ہے اور نہ مغرب کا یہ دونوں کے بیچ ایک درمیانی علاقہ اور ایک جداگانہ تہذیبی فضا ہے، جسکی اپنی سیاسی جغرافیائی خصوصیات ہیں۔ امریکی سیاسی مفکر گراہم ایلیسن (Graham Allision) نے تھوسی ڈائڈز کے مقولے سے بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں ایک نظریہ تشکیل دیا، اس کا نام رکھا: تھوسی ڈائڈز کا جال۔ یہ نظریہ کہتا ہے کہ ابھرتی ہوئی قوت اور غالب قوت کے بیچ جھڑپ یقینی ہے۔ اس نے اس نظریہ کو امریکی چینی تعلقات پر منطبق کیا، اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ابھرتی ہوئی چینی قوت اور غالب امریکی قوت کا انجام کار ان کے درمیان جنگ کا ہونا ہے، چاہے جنگ ان میں سے کسی کی بھی خواہش سے نہ ہو۔ ایلیسن کے مطابق اس کا سبب یہ ہے کہ امریکہ چین کی اٹھان سے ہرگز راضی نہ ہوگا اور ادھر عالمی بالادستی کے اپنی خواہش سے چین ہرگز دستبردار نہیں ہونے والا۔ لیکن بعض مفکرین چین کو امریکہ کیلئے خطرہ نہیں سمجھتے، ان میں بذات خود چینی دانش وروں کا ایک گروہ بھی ہے، جنکا نظریہ ہے کہ ٹکراؤ چین کی ثقافت کا حصہ نہیں ہے، کیونکہ وہ تعاون، صلح پسندی اور اجتماعی روح جیسی قدروں کی علمبردار ثقافت ہے۔ جبکہ دیگر مفکرین کے یہاں ایسا نہیں ہے۔ چین کی اٹھان مغرب کے لئے بہت اندیشہ رکھتی ہے۔ یہ اٹھان خصوصا امریکی طاقت کیلئے نحوست کا پیغام رکھتی ہے۔ جون میر شائمر اس حوالے سے مشہور ہے کہ وہ بین الاقوامی تعلقات میں عملیت پسند (paragmetic) اسکول کی نمایاں ترین حامیوں میں سے ایک ہے۔ نظر موضوع کے لیے اس کا اہم ترین نظریہ"جارحانہ حقیقت پسندی" ہے۔ یہ نظریہ یہ کہتا ہے کہ ہر عظیم قوت فطری طور پر زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہے، یہ مقصد وہ دوسری عظیم قوتوں کو کمزور کر کے ہی حاصل کرسکتی ہے۔ یہ نظریہ یہ بھی کہتا ہے کہ دنیا میں متعدد قوتوں کے ہوتے جنگ بھڑکنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ ایک قطبی دست قوت کی موجودگی میں یہ امکان کم ہوتے ہیں۔ یہ دو دہائی قبل شائع ہونے والی اپنی ایک کتاب میں کہتا ہے کہ"زیادہ امکان یہ ہے کہ چین اپنی معاشی قوت کو عسکری قوت میں تبدیل کردے گا، پھر جنوبی مشرقی ایشیا پر بالادستی قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور یہ وہ چیز ہے جو اس کے خیال میں امریکہ ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

عالم اسلام: قبائے وحدت تار تار

عثمانی سلطنت کے حصے بخرے ہو جانے کے نتیجے میں تاریخ سے جو رشتہ ٹوٹا، اس نے مسلمانوں کو اقدامی حوصلے اور مشترک کوشش کے جذبے سے محروم کردیا۔ مسلم اقوام کے درمیان انسانی سیاسی اور تہذیبی شیرازے پارہ پارہ ہوگئے۔ سب نے ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر لی، اس طرح اسلام کے ان اصولوں کو فراموش کردیا گیا جو مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، محبت، ہمدردی، امداد باہم اور ایک دوسرے کی طاقت بننے کو لازم قرار دیتے ہیں۔ عالم اسلام کی آج دشمن کے سامنے بے بسی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس"مرکزی ریاست" نہیں ہے، جو اس کے سفر میں پیش پیش رہے، اس کے داخلی اختلافات کو درست کرے، اور دشمنوں کے تیروں کو اس سے روکے، اسلامی مرکزیت کا نہ ہونا اسلام کے لیے کمزوری کا سرچشمہ ہے، سب کو جمع کرنے والی سیاسی چھتری نہ ہونے کی وجہ سے عالم اسلام دوسروں کی مقابلہ آرائی کا میدان بن کر رہ گیا ہے۔ ذاتی قوت مدافعت، اسٹریٹیجکل حس اور سمجھدار قیادت کی اس کے پاس کمی ہے۔ شاید ٹکڑے ٹکڑے بیلٹ ایسے اصطلاح ہے جس سے عالم اسلام کے موجودہ صورتحال کی بالکل صحیح عکاسی ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح جیو پولیٹیکس نے دنیا کے ایسے علاقوں کے لیے استعمال کی جو اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا ہو۔ اسکے علاوہ اس کتاب میں عالم اسلام کا محل وقوع تصویراتی شکل میں نقشہ کو سامنے رکھ کر سمجھایا گیا ہے۔ اور عالم اسلام کو ایک چڑیا سے تشبیہ دی گئی جسکا ایک پر مشرق دوسرا مغرب میں ہے اور اقتدار کے لحاظ سے اسکا بازو پھیلتا اور سمٹتا رہا ہے۔ اختتامیہ پر آنے والے زمانے کیلئے کچھ خلاصے کئے گئے جو واقعی توجہ کے لائق ہیں۔

بھارت: ریاست اور معاشرہ

کیا بھارت ہمارے لیے مثال بن سکتا ہے؟

مضمون نگار: خورشید ندیم

مراسلہ: خورشید احمد، ناندیڑ

اس میں شبہ نہیں کہ بھارت ایک کامیاب ریاست ہے۔ یہ بھی مگر سچ ہے کہ وہ ایک ناکام معاشرہ ہے۔ معاشرہ کامیاب ہو تو ناکام ریاست بھی چلتی رہتی ہے۔ معاشرہ اگر بکھرنے لگے تو ریاست کا بچنا محال ہوتا ہے۔ بطور معاشرہ، بھارت کی ناکامی، کیا ریاست کے لیے بڑا خطرہ بن سکتی ہے؟ ریاست کی کامیابی کے اپنے معیارات ہیں۔ زرِمبادلہ کے ذخائر، جی ڈی پی، معاشی حجم، برآمدات، شرح خواندگی، صنعتی ترقی۔۔۔ اس طرح کے بہت سے پیمانے ہیں جن کی بنیاد پر یہ حکم لگایا جاتا ہے کہ فلاں ریاست کامیاب ہے۔ یہ سب پیمانے بھارت کی کامیابی کا اعلان کر رہے ہیں۔ کرکٹ کے وولڈ کپ کا انعقاد بھی ایسا ہی ایک پیمانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کی انتظامی صلاحیت کتنی ہے۔ معاشرتی ترقی کو ماپنے کے پیمانے اور ہیں۔ نظام اقدار، تہذیبی شناخت، طبقاتی ہم آہنگی، عدم امتیاز، انسان دوستی، کمزور طبقات کو اٹھانے کی قوت، بنیادی انسانی حقوق کا احترام۔۔۔ یہ سب وہ معیارات ہیں جن سے معلوم کیا جاتا ہے کہ ایک معاشرہ مستحکم ہے یا مضطرب۔ یہ سب پیمانے اعلان کر رہے ہیں کہ بھارت ایک مضطرب معاشرہ ہے۔ صرف مسلمان نہیں، بھارت کی ہر مذہبی اور نسلی اقلیت، اس وقت بے چین ہے جس کی داستانیں منی پور سے سری نگر اور جموں تک پھیلی ہیں۔ ارون داتی جیسے انسانی حقوق کے علم بردار صدائے احتجاج بند کر رہے ہیں اور ریاست مقدمات سے ان کا راستہ اور منہ بند کرنا چاہتی ہے۔ بھارت بطور ریاست کامیاب کیوں ہے اور بطور معاشرہ ناکامی کی رہ پر کیوں گامزن ہے؟ ریاست کی کامیابی کی پہلی اور بنیادی شرط سیاسی استحکام ہے۔ تقسیم کے بعد بھارت میں ریاستیں تھیں اور صوبے بھی۔ پاکستان کی طرح وہاں بھی جاگیردار موجود تھے۔ انگریزوں کے جانے کے بعد بھارت کی سیاسی قیادت کانگرس کے ہاتھ میں آئی جس کی باگ جواہر لال نہرو جیسے جہاں دیدہ اور صاحبانِ بصیرت کے ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے ابتدا ہی میں جان لیا کہ متنوع شناختوں کے اس ملک کو دو اصول استحکام دے سکتے ہیں: ایک سیکولرزم اور دوسرا جمہوریت۔ اس کا سادہ مفہوم یہ تھا کہ ریاستی سطح پر کسی ایک مذہب یا نسلی شناخت کی برتری کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ جمہوریت میں جاگیرداری اور مذہبی انتہا پسندی کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ گاندھی کے قتل سے ابتدا ہی میں اندازہ لگا لیا گیا کہ مذہبی انتہا پسندی کو اگر لگام نہ دی گئی تو گاندھی جیسے شخصیت کے زندگی کی ضمانت بھی نہیں دی جا سکتی۔ جمہوریت سے ایک عام آدمی کا ریاست کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ ان اصولوں کا ہاتھ، سختی سے تھام لیا گیا۔ اس سے ریاست مستحکم ہوتی چلی گئی۔ آج بھارت میں کوئی جرنیل مارشل لا کا خواب بھی نہیں دیکھتا۔ نہرو نے جب بعض جرنیلوں میں خودسری کے آثار دیکھے تو ابتدا ہی اس فتنے کا دروازہ بند کر دیا۔ یہ جمہوریت تھی جس نے بی جے پی جیسی ہندو انتہا پسند جماعت کو بھی اعتدال کا راستہ دکھایا۔ اٹل بہاری واجپائی اور جسونت سنگھ جیسے لوگ بی جے پی میں ہونے کے باجود یہ جان گئے تھے کہ بھارت کو اگر مضبوط ہونا ہے تو ہندو انتہا پسندی کا راستہ روکنا ہوگا۔ سیکولر اقدار کو اپنانا ہوگا جو کسی ایک مذہب کی برتری کا راستہ روکتی ہیں۔ اسی بات نے کروڑوں مسلمانوں کو ریاست سے جوڑے رکھا۔ جمعیت علمائے ہند اور جماعت اسلامی جیسے جماعتوں نے بھارت میں اسی لیے سیکولرزم کی تائید کی کہ وہاں مسلمانوں کے مفاد کا تقاضا یہی تھا۔ جب کانگرس کی طبعی عمر پوری ہوئی اور واجپائی جیسی جہاں دیدہ قیادت دنیا سے رخصت ہوگئی تو بھارت میں سیکولر اقدار کمزور ہونے لگیں اور ملک کو ہندو ریاست بنانے کے خواب کا احیا ہو گیا۔ آر ایس ایس جیسی تنظیموں کو موقع ملا کہ وہ بھارت کے بارے میں اپنے تاریخی مقدمے کو زندہ کریں جو ہندوتوا کے عنوان سے جانا جاتا ہے۔ قیادت کے خلا نے نرندر مودی جیسے انتہا پسند ہندوؤں کو یہ موقع دیا کہ وہ قیادت کے منصب پر فائز ہو جائیں۔ پاپولزم کی سیاست نے مودی کو وزارتِ عظمیٰ کے منصب پر بٹھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی بھارت کی تاریخ کے دوسرے دور کا آغاز ہو گیا۔ ہندوتوا کا مقدمہ یہ ہے کہ بھارت اصلاً ہندوؤں کا ملک ہے۔ اسلام، مسیحیت، یہ سب بدیشی مذاہب ہیں۔ جو ہندوستانی ان مذاہب کے ماننے والے ہیں، وہ غیر مقامی مذاہب اور حملہ آوروں کے زیر اثر مسلمان ہوئے۔ ان کی نسلوں کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ اپنے آبا کی مذہب کی طرف لوٹ جائیں جو ہندو تھے۔ ہندوتوا میں تاریخ کی جو تعبیر کی جاتی ہے، اس کے مطابق مسلمان حکمران غیر ملکی غاصب تھے۔ بھارت کے تشخص کے احیا کے لیے لازم ہے کہ ان کے سب آثار کو مٹا دیا جائے۔ بابری مسجد سے لے کر شہروں کے نام تبدیل کرنے تک، اسی سوچ کی کارفرمائی دکھائی دیتی ہے۔ اس سوچ نے بھارت کو انتہا پسندی کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ چونکہ ریاست کی قوت بھی اب ان انتہا پسندوں کے ہاتھ لگ گئی ہے، اس لیے ریاستی جبر میں اضافہ ہو چلا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بین الاقوامی ضمانتوں کی پامالی سے لے کر منی پور کے حادثے تک، واقعات کا تسلسل یہ بتا رہا ہے کہ بھارت میں انسانی حقوق اور کمزور طبقات کے ساتھ سلوک کے معاملے میں سماجی اقدار کی کوئی اہمیت نہیں۔ بھارت کا تہذیبی تشخص بھی تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ بھارتی فلمیں یہ بتاتی ہیں کہ بھارت کارپوریٹ کلچر کو قبول کر چکا ہے اور اس کی مقامی تہذیب خودکشی کی راہ پر چل پڑی ہے۔ اردو جیسی زبان کو مسلمانوں کی زبان قرار دیتے ہوئے، ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کا عہدِ حکمرانی اور اردو بھارت کی تاریخ اور تہذیب کا درخشاں حصہ ہے۔ آج وہ سماجی قوتیں طاقت پکڑ رہی ہیں جو بھارت کو اس تاریخی اور تہذیبی ورثے سے محروم کرنے کے درپے ہیں۔ اب یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ علی گڑھ کا نام بھی تبدیل کیا جائے۔ بھارت کی اقتصادی کامیابیوں کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ یہ دراصل من موہن سنگھ جیسے مدبروں کی پالیسوں کے نتائج ہیں۔ مودی صاحب جو کچھ بو رہے ہیں، اس کے نتائج ابھی نکلنے ہیں۔ یوں بھی جب معاشرے میں اضطراب پھیل جاتا ہے تو اس کی کمزریاں (Fault Lines) نمایاں ہو جاتی ہیں۔ آج بھارت کا تہذیبی تشخص کمزور ہو رہا ہے۔ اکثریت اقلیتوں پر دباؤ بڑھا رہی ہے کہ وہ اپنا تشخص اکثریت میں گم کر دیں۔ تاریخ میں ہندو اکثریت نے جب پہلے یہ چاہا تو اس نے ہندوستان کو تقسیم کر دیا۔ جسونت سنگھ جیسے لوگ بھی اب یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد علی جناح کو علیحدگی کا راستہ کانگرس کی بے بصیرتی نے دکھایا۔ سوال یہ ہے کہ جس سوچ کے نتائج، ستر اسی سال پہلے تقسیم کی صورت میں نکلے، وہ سوچ آج بھارت کو متحد کیسے رکھ سکے گی؟ یہ بھارت ہو یا پاکستان، قدرت کا قانون سب کے لیے ایک ہے۔ متحدہ ہندوستان اگر دو حصوں میں تقسیم ہوا تو اس کے کچھ اسباب تھے۔ اسی طرح متحدہ پاکستان، اگر دو حصوں میں بٹ گیا تو اس کے بھی کچھ اسباب تھے۔ بھارت میں یہی اسباب پھر نمایاں ہو رہے ہیں۔ ریاستوں کا زوال دنوں میں نہیں ہوتا۔ راستہ منزل کی خبر دیتا ہے۔ معاشرہ جب مضطرب رہنے لگے تو ریاست مستحکم نہیں رہ سکتی۔ متحدہ ہندوستان میں یہ مسلم سماج تھا جس میں اضطراب پیدا ہوا۔ اس کے بعد تقسیم ناگزیر ہوگئی۔ پھر گاندھی اور ابوالکلام جیسے نابغے بھی اس کو روک نہیں سکے۔ بھارت کو مثال بنانے سے پہلے، ہمیں اس بات پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

22/ جنوری کو مسلمانوں کے کرنے کے کام

از: محمد عظیم فیض آبادی از دیوبند

9358163428

22/ جنوری جیسے جیسے قریب آرہی ہے ملک میں رام مندر کے نام پر سیاسی بازار گرم شدت آتی جارہی ہے مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، طرح طرح کی یاترائیں نکل رہی ہیں۔ ہندوستانانی مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ اس وقت اپنے ایمان وعقائد کی حفاظت کا ہے کفر وارتداد کی ہر طرف سے یلغار ہے آر ایس ایس اور ہندوتو تنظیمیں اس وقت مسلمانوں کو طرح طرح کے مشرکانہ اعمال میں بتلا کر کے ان کو ایمان سے برگشتہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں بھولی بھالی عوام پر طرح طرح سے اپنے ڈورے ڈال رہے ہیں ہندوتو تنظیموں کے لئے بی جے پی راستہ ہموار کر رہی ہے ان کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کر رہی ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ ایک مسلمان کے مسلمان رہنے کے لئے اللہ کی ذات وصفات اور ضروریات دین پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی طرح کے مشرکانہ اعمال میں شرکت اور کفریہ شرکیہ اعمال پر خوشی کے اظہار سے اجتناب بھی ضروری ہے اس طرح کے اعمال میں شرکت سے بھی انسان ایمان سے ہاتھ دھو دیتا ہے اگرچہ وہ ظاہری طور پر مسلمانوں جیسے نام رکھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور سمجھتا رہے جب تک کہ ان اعمال سے توبہ واستغفار کر کے اپنے ایمان کی تجدید نہ کرلے۔ جیسے کی بھاجپا اپنی سیاست چمکانے اور 2024 کے الیکشن کو آسان بنانے کے لئے 22/ جنوری کو مسجد کی مغصوبہ زمین پر آدھے ادھورے مندر کا افتتاح کرنے کا نہ صرف اعلان کیا ہے بلکہ مسلمانوں کو اپنے گھروں میں دیپ جلانے اور خوشی کا اظہار کرنے کی اپیل بھی کی ہے۔ ہر طرح ایک ہنگامہ برپا کیا ہے اور بہت سے سیدھے سادھے مسلمان انجانے میں اور کچھ نام نہاد مسلم قومی یکجہتی کے نام پر محض بی جے پی کی نگاہوں میں سرخروئی حاصل کرنے اور اپنی وفاداری پیش کرتے نظر آرہے ہیں اور بعض منافق صفت تو کھل کر رام بھگتی کا مظاہرہ کررہے ہیں اور بی جے پی کو خوش کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اس لئے علماء ائمہ اور ذمہ داران اپنے اپنے علاقوں میں جہاں تک ہو سکتے مسجدوں اور مسلم محلوں میں لوگوں کو اس ازمائشی وقت میں اس طرح کے شرکیہ اعمال سے بچنے کی ہدایات دیں اور اور بلاخوف وخطر کسی بھی طرح کے مشرکانہ اعمال سے خود بھی بچیں اور لوگوں کو بھی بیدار کریں

1: گھروں مسجدوں کو عبادت سے آباد رکھیں۔

2: چراغ وموم بتی جلانے سے بچیں۔

3: پنج ووقتہ نماز کا اہتمام کرنے کا عہد کریں۔

4: توبہ واستغفار کریں اوراد ووظائف کا اہتمام کریں۔

5: ان دو دعاؤں کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ)).

6: اپنی اپنی مسجدوں اور علاقوں میں بابری مسجد کی تاریخ بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کس طرح ظالمانہ طریقے پر پہلے مسجد کو شہید کیا پھر غیر منصفانہ طریقے پر اس پر قبضہ کیا ہے۔

7: صبر وتحمل سے کام لیں

8: امن وامان کی فضا کو برقرار رکھیں امن کے لئے دعا بھی کریں۔

9: کسی بھی طرح کے فتنہ وفساد سے بچیں۔

10: اور یہ بھی بتائیں کہ ملک کے آئین اور قانون کی روشنی میں کسی بھی مذہبی تقریبات کو سرکار سطح پر انجام دینا اس میں حکومت کی غیر معمولی دلچسپی اور مشینری کا بے دریغ استعمال سرکاری ملک کے سیکولر کردار کے بھی منافی اور جمہوریت کیا کھلا ہوا مزاق ہے۔

پاکستان کی فضائی حدود سے گزرنے والی پروازوں میں 50 فیصد کمی

اسلام آباد۔ 21 رجنوری۔ ایم این این۔ پاکستانی میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ اسلام آباد اور تہران کے درمیان کشیدگی میں اضافے کے بعد پاکستان کی فضائی حدود سے پروازوں میں تقریباً 50 فیصد کمی دیکھی گئی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون نے اطلاع دی ہے کہ معمول کے دنوں میں پاکستان کی فضائی حدود سے 700 سے 750 پروازیں گزرتی ہیں۔ تاہم حالیہ دنوں میں ان پروازوں میں 50 فیصد کمی آئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایئر لائنز نے سول ایوی ایشن اتھارٹی کو پاکستانی فضائی حدود استعمال کرنے کے لیے ڈالروں میں ادائیگی کی۔ پاکستانی فضائی حدود میں حد سے زیادہ پروازوں میں کمی یا بندش سے آمدنی پر منفی اثر پڑنے کی توقع ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کی فضائی حدود سے پروازوں میں 50 فیصد کمی کی وجہ اسلام آباد اور تہران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں تہران کے میزائل حملے کے بعد ایران کے صوبہ سیستان اور بلوچستان کے ایک گاؤں پر پاکستان کے میزائل حملے کی وجہ سے تہران اور اسلام آباد کے درمیان تعلقات مزید کشیدہ ہو گئے ہیں، جس سے صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ پاکستان نے گزشتہ جمعے کی صبح ایران کے صوبہ سیستان اور بلوچستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کے خلاف"صحیح اور منصوبہ بند" حملے کیے، اطلاعات کے مطابق مبینہ طور پر"کئی دہشت گرد" مارے گئے۔ یہ کارروائی ایران کی جانب سے بلوچستان کے علاقے پنجگور میں فضائی حملے کے ایک دن بعد ہوئی ہے، جس میں مبینہ طور پر جیش العدل گروپ کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ جب سے طالبان نے افغانستان کا کنٹرول سنبھالا ہے، پاکستانی میڈیا کے دعوے کے مطابق، خطے میں دہشت گرد گروہوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے علاقائی سلامتی اور استحکام کو نقصان پہنچا ہے۔

چین کے جہاز اثر انداز صحافیوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ ماہرین

منیلا۔ 21 رجنوری۔ ایم این این۔ فلپائنی نامہ نگاروں اور ایک معروف بحری ماہر کو 2023 میں نا قابل شناخت ذرائع سے پیغامات کا ایک بیراج موصول ہوا جس میں بحیرہ مغربی فلپائن میں چینی جہازوں کی کارروائیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی گئی تھی اور وہاں ویتنام کی مبینہ"فوجی کاری" کی طرف تھا۔ تقریباً سات پیغامات چار فلپائنی صحافیوں کو بھیجے گئے جو مختلف دھڑکنوں کا احاطہ کررہے تھے اور فلپائن یونیورسٹی کے ڈائریکٹر جے بٹونگباکل۔ انسٹی ٹیوٹ فار میری ٹائم افیئرز اینڈ لاء آف دی سی، سبھی نے انہیں ویتنام کے دفاعی انفراسٹرکچر کی تعمیر کے مبینہ منصوبوں پر رپورٹ کرنے یا تبصرہ کرنے کی ترغیب دی۔ یہ ای میلز اور ٹیکسٹ میسجز۔۔ جن میں سے زیادہ تر جولائی سے اگست تک ایک دوسرے کے دنوں اور ہفتوں کے اندر بھیجے گئے تھے۔ ان پر اثر انداز ہونے والے آپریشن کے کچھ نشانات ہیں جنہیں فل سٹارڈاٹ کام انٹرنیٹ پر تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، گروپس اور اسپیسز پر ٹریک کر رہا ہے۔ ان پیغامات کے اسکرین گریبس کے مطابق جو بٹونگباکل اور چار رپورٹرز بشمول دو غیر ملکی نامہ نگاروں نے فٹ سٹارڈاٹ کام کے ساتھ شیئر کیے تھے، تمام بھیجنے والوں کے ناموں کی آن لائن تصدیق نہیں کی جاسکتی اور ان میں سے کچھ کے تعلق کا کوئی نشان نہیں ہے۔ ان پیغامات میں نامہ نگاروں اور باتونگباکل کو سپراٹلیس جزیرے پر ویتنام کے تعمیراتی منصوبوں کے بارے میں اندرونی معلومات فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ ان پیغامات کے پیچھے موجود افراد نے اپنی شناخت یا تو متعلقہ فلپائنی، ویتنام کی تعمیراتی کمپنی کے ملازمین کے طور پر کی جو مبینہ عسکریت پسندی میں ملوث ہیں، یا وہ ماہرین جو ویتنام کے خلاف مضمون لکھنے میں مدد کرنے کے خواہاں ہیں۔ کچھ بھیجنے والے صحافیوں کی پیروی کرنے میں بھی ثابت قدم رہے، جس کا مقصد خطے میں چین کے اقدامات کو کم کرتے ہوئے فلپائن کی خودمختاری کے لیے ویتنامی سمجھے جانے والے خطرے کے بارے میں غصے یا خوف کو بھڑکانا تھا۔

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

ہمارے نوجوان سیاسی بازیگری کو سمجھیں، صبر وحکمت سے کام لیں، اپنے ہدف پر نظر رکھیں

۶ رد سمبر ۱۹۹۲ء کے بعد اب ۲۲ رجنوری ۲۰۲۴ء آزمائش والا دن ہے۔ ۶ ردسمبر کو ملک کی عدالتِ عالیہ نے ایک قدیم مسجد کے تحفظ کے لیے تمام تر اقدامات اُٹھانے کا حکم دیا تھا۔ اب ۳۲ رسال بعد اُسی عدالت نے وہاں ایک مندر بنانے کی اجازت دی اور موجودہ حکومت اُس کو ایک عالیشان ایونٹ میں تبدیل کرنے پر آمادہ ہے۔ کسی غیر معمولی سیاسی اُتھل پتھل سے سب سے زیادہ نوجوان اور کیمپس کا طالب علم متاثر ہوجاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ سیاستداں اپنی روٹیاں سینکنے کے لیے ہمیشہ نوجوانوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اِن سیاسی بازیگروں سے ہمارے نوجوانوں کو، اُن کے اہداف کو اور اُن کے خوابوں کو بکھرنے سے کیسے بچانا ہے اس کے لیے ہمیں اُن کے ذہنوں میں اُٹھنے والے سوالوں کے تشفی بخش جوابات دینے ہوں گے:

سوال: آخر یہ رام جنم بھومی کا معاملہ شروع کیسے ہوا؟

جواب: ہر کوئی جانتا ہے کہ چھ صدی پُرانی اس مسجد میں ۲۲ / ۲۳ ردسمبر ۱۹۴۹ء کی رات میں رام للا کی مورتی رکھی گئی اور دوسری صبح ہنگامہ کھڑا کیا گیا کہ رام 'نمودار' ہوئے۔ نوجوانو! یہ معاملہ اس قدر معمولی اہمیت کا حامل تھا کہ ایک مقامی پولیس اسٹیشن بھی اُس کو چند گھنٹوں میں حل کرسکتا تھا۔ البتہ اکثریتی فرقے کے ایک انتہا پسند گروہ نے اُس کو بڑا ایشو بنایا۔ بات اُس وقت کے اُتر پردیش کے وزیر اعلیٰ تک پہنچی اور اُنھوں نے مسجد ہی کو تالا لگانے کا حکم صادر کردیا۔

سوال: اُس وقت پنڈت نہرو جیسے ایک مُدبّر اور سیکولر انسان وزیر اعظم تھے۔

جواب: دراصل اِس ملک میں آزادی کے قبل ہی سے ایک ایسی انتہا پسند تنظیم وجود میں آئی تھی جس کے اراکین کو یہ تربیت دی جاتی تھی کہ بڑی چالاکی سے ہر تنظیم میں شامل ہوجاؤ اور اپنا کام کئے جاؤ۔ تاریخ کے طلبہ ذرا اُس زمانے کی سیاسی سائنس کو سمجھ لیں کہ (الف) اِس ملک کی مرکزی کابینہ سے استعفیٰ دینے والے پہلے وزیر کا نام تھا شیاما پرساد مکھرجی، جنھوں نے نہرو کی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا اور دوسرے ہی دن جن سنگھ کی بنیاد ڈالی۔ پنڈت نہرو جیسے ذہین انسان کو بھی اندازہ نہیں ہو پایا کہ اُن کی کابینہ میں ایک انتہا پسند شخص بھی موجود ہے۔ (ب) پنڈت نہرو چاہتے تھے کہ وہ مورتیاں مسجد سے فوراً ہٹائی جائیں البتہ اُنہی کی پارٹی کے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ گووند ولبھ پنت نے وہ حکم نظر انداز کردیا۔ (ج) اُس کے بعد ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت کے وقت نرسمہا راؤ وزیر اعظم تھے جو پوری مسجد کا انہدام ہونے تک خاموش رہے۔ کانگریس پارٹی سمجھ نہیں پائی تھی کہ اُنھوں نے نرسمہا راؤ کی شکل میں ایک سنگھی وزیر اعظم کو حلف دلایا تھا۔

سوال: سپریم کورٹ نے البتہ بابری مسجد کے تعلق سے فیصلہ دیا وہ بھی تو غلط تھا؟

جواب: اُس فیصلے کا روشن پہلو یہ تھا کہ اُس میں یہ اعتراف کیا گیا کہ (الف) بابر کے معاون میر باقر نے کوئی مندر ڈھا کر مسجد تعمیر نہیں کی۔ (ب) ۲۲ / ۲۳ ردسمبر ۱۹۴۹ء کی درمیانی رات میں مسجد میں زبردستی مورتیاں رکھی گئیں اور اُس دھاندلی کی شکایت کرنے والے برادرانِ وطن تھے (ج) ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو مسجد کا انہدام ایک بڑا جرم تھا۔

سوال: ......پھر فیصلہ رام مندر کے حق میں کیسے آ گیا؟

جواب: فیصلہ 'آستھا' (عقیدے) کی بنیاد پر دیا گیا۔

سوال: ہم لاء کے طلبہ ہیں، ہمیں یہ بتائیے کہ آستھا کی بنیاد پر فیصلے کیونکر ہوتے ہیں؟

جواب: سارے عدالتی نظام جانتے ہیں کہ آستھا کی بنیاد پر کبھی عدالتی فیصلے نہیں ہوا کرتے۔ دراصل جمہوریت میں یہی ہوتا ہے کہ اکثریتی فرقے کو کوئی سیاسی پارٹی ناراض کرنا اور اپنا ووٹ بینک دیوالیہ کرنا نہیں چاہتی۔ وہیں سیاستداں بدقسمتی سے عدلیہ کو بھی آمادہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں کہ اکثریتی فرقے کو ناراض کر کے ملک میں بڑی بدنظمی پھیل جائے گی۔

سوال: اس فیصلے کے بعد بھی عدلیہ کے کئی فیصلے صرف اکثریتی فرقے کے حق میں صادر ہوئے، کیا مستقبل میں بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا؟

جواب: اب یہاں ماتم کیجئے آزادی سے قبل کی ہماری لیڈر شپ پر (الف) ہم نے ۷۰۰ رسال تک اس ملک پر حکومت کی اور پھر اچانک ایک ایسی قیادت اُبھری جس نے دوقومی نظریے کی وکالت شروع کی۔ (ب) جدوجہد آزادی کے دوران ہمیں مُدبّر، مفکّر مفسرِ قرآن مولانا آزاد کو اپنا قائدِ اعظم بنانا چاہیئے تھا البتہ اُس وقت سگار و سوٹ بوٹ والے بیرسٹر کو اپنا قائدِ اعظم مان لیا جب کہ ریاضی کا پرائمری اسکول کا بھی یہ کلّیہ جانتا ہے کہ تقسیم سے قیمت گھٹتی ہے۔ (ج) دراصل جدوجہد آزادی سے بہت پہلے ہم سرسید احمد کو بھی اپنا قائد تسلیم کرسکتے تھے جن کے افکار میں ۱۰ رفیصد انگریزیت تھی، اُس پر ہمیں بھی اختلاف ہے البتہ ۹۰ رفیصد قومیت تھی اس لیے اُنھیں قائد تسلیم کرنے پر صرف علی گڑھ میں نہیں بلکہ ملک بھر میں تعلیمی اداروں کا جال بچھا ہوتا اور اُس علمی بیداری کی بناء پر تقسیم ہند کی نوبت بھی نہیں آتی۔ (د) نوجوانو! یہ کڑوا سچ حلق سے نہیں اُترے گا البتہ قائد اعظم کے غلط انتخاب کی بناء پر ہماری حیثیت ایک ہارے ہوئے معرکے کے قیدی کے طور پر ہوگئی۔ بدبختی سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اکثریتی فرقہ، اکثریتی پارٹی، اکثریتی پارلیمان، اکثریتی عدلیہ جو بھی اور جیسے بھی فیصلے کریں، ہمیں منظور ہے۔

سوال: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ صرف نا انصافی ہوگی؟

جواب: نہیں (الف) برادرانِ وطن میں آج بھی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے جو جذباتی نہیں ہے، جو سمجھتا ہے کہ جذباتی وجوشیلی قیادت سے ملک کی معیشت ۵۰ رسال پیچھے چلی گئی ہے۔ (ب) آج یہ ملک فکر کے لحاظ سے دو حصّوں میں بٹا ہوا ہے: جنوبی ہندوستان اور شمالی ہندوستان۔ لگ بھگ پورا جنوبی ہند حقیقت پسند ہے البتہ تکنیکی وجوہات کی بناء پر یہاں سے ملک کے لوک سبھا کی صرف ۱۳۲ رنشستیں ہیں اور شمالی ہند میں ۴۰۰ رنشستیں۔

سوال: اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: اس گھُپ اندھیرے میں ہمیں آغاز کچھ اس طرح کرنا ہے: (الف) سب سے پہلے ہماری معاشرتی بیماریوں سے چھٹکارہ پانا ہے، مثلاً جہیز، فضول خرچی، نمود ونمائش وغیرہ۔ (ب) یہ آیت ربّانی خصوصی طور پر ہمارے ذہنوں میں ہمیشہ گونجتی رہنا چاہیئے کہ علم والے اور بغیر علم والے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ (ج) سارے جدید علوم و ٹکنالوجی سے اپنے بچّوں کو آراستہ کرنا ہے (د) حصولِ علم کی مد میں سرمایہ کاری کا شعور اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔

سوال: ۲۲ رجنوری ۲۰۲۴ء اور اُس کے بعد اشتعال انگیزی کی جائے تو ہم نوجوان کیا کریں؟

جواب: صبر وحکمت سے کام لینا ہے۔

سوال: ہر بار صرف صبر......؟

جواب: صبر کو 'صرف' نہ کہیں۔ آخری کتاب میں صبر کو زندگی میں حقیقی سرخروئی و کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک بڑا ہتھیار کہا گیا ہے۔ حکمت کا بھی بڑا مرتبہ ہے، حکمت نہ برتی گئی تو ہم جو بھی کام کریں گے اُسے صرف حماقت کہا جائے گا۔

سوال: اب کیا ہوگا؟

جواب: اِن ۱۵ ردنوں میں دو باتوں کا امکان ہے: (الف) بھجن، کیرتن، کرتے کرتے ہی پردھان سیوک لوک سبھا کے الیکشن کا اعلان کردیں گے (ب) یا بجٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیا جائے گا اور اُس میں (۱) یکساں سِول کوڈ اور (۲) دفعہ ۳۰ ریعنی تعلیمی اداروں کے اقلیتی کردار کے تحفظ کے خاتمہ کا اعلان ہوجائے۔

سوال: ہم نوجوان کیا کریں؟

جواب: احتجاج ہرگز نہ کریں، راستے پر نہ اُتریں، ہمارے یہاں بھی کچھ لوگ ریلیف کمیٹیاں قائم کرنے کے خواہاں ہیں اور انتہا پسند اکثریتی فرقے میں تو کچھ لوگ غزہ میں جا کر اقلیتوں کی نسل کشی کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لیے بیتاب ہیں۔ اس لیے ہمارے لیے صرف صبر وحکمت ہی واحد راستہ ہے۔ حکمت وعمل کا فارمولہ وہی جو ہمارے اکابرین نے اپنایا تھا کہ اپنے دین کی تبلیغ وہ صرف اور صرف اپنے اعمال سے کیا کرتے تھے!

افغان خواتین کے حقوق کے کارکنوں کو پاکستان سے نکالے جانے کا خطرہ لاحق

اسلام آباد۔ 21 رجنوری۔ ایم این این۔ خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی کارکن جو طالبان کی حکومت کے دوبارہ وجود میں آنے کے بعد پاکستان منتقل ہوئیں اور یورپی ممالک، آسٹریلیا اور امریکا میں ہجرت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں، انھیں پاکستان سے بے دخل کیے جانے کے خطرے کا سامنا ہے۔ دی گارڈین نے حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ آسٹریلیا کے ویزوں کے منتظر 30 ہزار سے زائد افغان شہری پاکستان میں مقیم ہیں۔ اخبار نے نشاندہی کی ہے کہ پاکستان افغان تارکین وطن کو بڑے پیمانے پر بے دخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جب کہ آسٹریلیا کی وفاقی حکومت کو طالبان کے عروج کے بعد سے اب تک 852,15 ویزوں کے ساتھ افغانستان سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر 000,200 سے زائد ویزے کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ سرویا رحمت، کابل میں قانون کی پروفیسر اور گھریلو تشدد کا سامنا کرنے والی خواتین کے لیے ایک مفت قانونی کلینک کی ڈائریکٹر، دھمکیاں ملنے کے بعد چھ ماہ کے اندر اپنے پانچ افراد کے خاندان کے ساتھ افغانستان چھوڑ گئیں۔ یہ بات انہوں نے دی گارڈین کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران شیئر کی۔ اس نے پاکستان میں اپنے رہائشی اجازت نامے کی میعاد ختم ہونے کے بارے میں خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں زندگی ان کے لیے"آسان اور محفوظ نہیں رہی کیونکہ وہ خواتین کی مدد کرنے والے اپنے کام کی سزا کے خوف میں رہتی ہے۔ محترمہ رحمت، جو دو سال سے آسٹریلیا سے انسانی ہمدردی کے ویزے کا انتظار کر رہی ہیں، نے دی گارڈین کو بتایا،"ہماری یہاں معمول کی زندگی نہیں ہے۔ ہم بہت سے خطرات کو برداشت کرتے ہیں۔ راحیلہ اصغری، جو کہ کچھ عرصے سے پاکستان میں پناہ کی تلاش میں ہیں، نے بھی افغانستان واپسی پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا،"اگر میں [افغانستان واپس] جاتی ہوں تو یہ آخری بار ہوگا جب میں اس نیلے آسمان کو یا اپنے خاندان کو دیکھوں گی کیونکہ واپسی وہاں سے ممکن نہیں ہے۔ 23 سالہ راحیلہ خواتین کے لیڈرشپ سپورٹ گروپ کے بانیوں میں سے ایک ہیں اور نومبر 2023 میں خواتین کی حمایت میں کام کرنے کی وجہ سے دھمکیاں ملنے کے بعد افغانستان چھوڑ کر چلی گئیں۔ اصغری کے مطابق، پاکستانی حکام نے انہیں خبردار کیا ہے کہ اگر اس ملک میں ان کے ویزا کی میعاد ختم ہوجاتی ہے تو انہیں ملک بدر کردیا جائے گا۔ آسٹریلیا نے افغان تارکین وطن کو بے دخل کرنے کے پاکستان کے اقدام کے جواب میں، افغان شہریوں کے لیے ویزا پروسیسنگ میں تیزی لانے کا اعلان کیا جو اپنی حفاظتی ویزا درخواستوں کے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں، جنہیں"اعلیٰ ترجیح" کا معاملہ سمجھتے ہوئے، افغانستان ڈی پورٹ کیے جانے کا خطرہ ہے۔ خواتین کے حقوق کی وکالت کرنے والے گروپ کی بانی، سوزن ہچیسن نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ خطرے میں پڑی خواتین کے فوری معاملات کو حل کرنے کی کوششوں کو نظر انداز کر رہی ہے، اور کہا کہ وفاقی حکومت رحمت اور اصغری جیسی خواتین کو ترجیح نہیں دیتی جنہیں فوری مدد کی ضرورت ہے۔

ईज्तेमाई शादियाँ

गुजिश्ता 20 सालों से ईज्तेमाई शादियों को कामयाब सिलसिला अल-अमीन एज्युकेशन ॲन्ड वेलफेअर सोसायटी कि जानीब से जारी है. इन 20 सालों में 850 ईज्तेमाई व इंफीरादी शादीयाँ अंजाम दे चुके है. इस साल 50 शादीयों के अंजाम देने का ईरादा है जिस मे मुस्लिम समाज के हर तबखे से ताल्लुख रखनेवाले अफराद शामील हो सकते है, शराईत दर्जे जैल है.

शादीयों में दिया जानेवाला सामान

- अलमारी, पलंग, बिस्तर, कुलर के अलावा जहेज का मुकम्मल सामान, कुराने मजिद (तर्जुमा) जायनमाज, हिजाब
- दुल्हे के 2 जोडे और दुल्हन के 2 जोडे दिये जायेंगे.
- दुल्हे वाले के 100 अफराद और दुल्हन वाले के 100 अफराद (कुल्ला 200 अफराद) के खाने का ईन्तेजाम कमिटी की तरफ से रखा जाएगा.

रिश्ता आपस में खुद तय करें.

- दुल्हे के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन के 6 पासपोर्ट साईज फोटो और एक बडी फोटो देनी होगी.
- दुल्हन वालों को 10 हजार रुपये और दुल्हे वालों को 10 हजार रुपये फीस जमा करना होगा.
- उमर का सर्टिफिकेट, टी.सी., एलेक्शन कार्ड, आधार कार्ड अपने ईलाखे के नगरसेवक का पहचानपत्र (ये कागजात जमा करना लाजीम होंगे)

जेरे ईहतेमाम : अल-अमीन वेल्फेअर ॲण्ड एज्युकेशन सोसायटी, नांदेड.

जेरे निगरानी : मौलाना मोहम्मद अय्युब कासमी (एम.ए.बी.एड.) जनरल सेक्रेटरी जमियत उलमा-ए-हिंद, जि.नांदेड मो. 9673429400

ख्वाहिशमंद हजरात दर्जेजैल नंबरात पर राबता खायम करें।

शेख फारुख सहाब नांदेड 9860209389	मौलाना मोईजोद्दीन नांदेड 9545571101	हाफीज शेख चाँद नांदेड 7057279765	काझी मोहम्मद रफीक इशाअती नांदेड 8087501492	मोहम्मद रय्यान नांदेड 9325757385

तारीख व मुखाम ए ईज्तेमाई शादियाँ

28 जनवरी 2024 बरोज इतवार

व-वक्त : सुबह 11:30 बजे

व-मुखाम : अरसज़न बाबापान हॉल, हस्सापूर, वाघी रोड, नांदेड.

SIMAR PRINTERS @ 8329477535

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا

شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس

Mob: 9860871766

مرکزی جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم --3/4 فروری کو ناندیڑ میں

خادمین اُمت کی جانب سے ریاستی و ضلعی ایوارڈز کے ناموں کا اعلان

مفتی خلیل الرحمن صاحب ''حضرت ابوہریرہؓ ایوارڈ''۔ محترمہ ذکیہ باجی صاحبہ ''حضرت سمیہؓ ایوارڈ''۔ جناب سرفراز بزمی صاحب ''بنیان مرصوص ایوارڈ''۔ جناب مصباح انظر صاحب ''نشان اقراء ایوارڈ''

ناندیڑ: (پریس ریلیز) 21 جنوری: خادمین اُمت کا مقبول عام پروگرام ''سیرتؐ پروگرام'' کے تحت مسلسل سترویں سال ''سیرتؐ پروگرام-17'' بعنوان ''قد افلح المومنون'' کی سرگرمیاں پچھلے دوماہ سے جاری ہیں۔ یہ پروگرام 27/اضلاع تک پہنچایا گیا اور 24/اضلاع سے پانچ ہزار سے زائد طلبا وطالبات نے مختلف مقابلوں میں شرکت کی۔ اب اس پروگرام کا آخری پڑاؤ ''مرکزی جلسۂ سیرت النبیؐ وتفویض اعزازات وتقسیم انعامات'' بتاریخ 3 اور 4 فروری 2024 کو ''دگلیکسی فنکشن حال، نزد نوری چورک، محبوب نگر ناندیڑ پر منعقد ہوگا۔ حسب روایت خادمین امت نے اس موقع سے متعدد ریاستی وضلعی ایوارڈز کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔ ریاستی سطح پر ''حضرت ابوہریرہؓ ایوارڈ'' بے مثال دینی خدمات کیلئے ناندیڑ کے مفتی اول حضرت مولانا مفتی خلیل الرحمن صاحب، ''حضرت سمیہؓ ایوارڈ'' بے مثال دینی خدمات کیلئے جامعۃ الصالحات ناندیڑ میں تین دہوں سے اپنی خدمت سے ملت کی ہزاروں بچیوں کی تعلیم وتربیت کے پیش نظر محترمہ ذکیہ باجی صاحبہ، ''بنیان مرصوص ایوارڈ'' ملی اتحاد اور دینی شعور کو بے باکانہ انداز میں پیش کرنے کیلئے راجستھان سے جناب حافظ مولانا سرفراز احمد خان قلمی نام سرفراز بزمی صاحب، تقلیدی معلم ''نشان اقراء ایوارڈ'' عصری تعلیم میں بہترین تدریس سے تدریسی مقاصد کے ساتھ ہی دینی شعور کی آبیاری کیلئے کوشاں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے پروفیسر جناب مصباح انظر صاحب حیدرآباد، ''شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ایوارڈ'' دین کی افہام وتفہیم کیلئے اپنے قلم سے 40 سے زائد کتب کی تالیف وتحریر کیلئے حیدرآباد سے جناب ڈاکٹر مفتی احمد نور عینی صاحب کو تفویض کرتے ہوئے خادمین امت سعادت کے حصول مقصد رکھتی ہے۔ ضلعی سطح پر دینی اداروں میں تدریس کیلئے مثالی استاذ ''حضرت مصعب بن عمیرؓ ایوارڈ'' عصری اداروں میں تدریس کیلئے مثالی معلم ''ابن عباسؓ ایوارڈ''، مثالی معلمہ ''ماں عائشہ صدیقہؓ ایوارڈ'' اور صحافت کے میدان میں مثالی صحافی ''آفتاب صحافت ایوارڈ'' کیلئے مہاراشٹر وتلنگانہ سے 20 اضلاع سے ناموں کا اعلان خادمین امت کی جانب سے کیا ہے جس کی تفصیلات اس طرح ہیں۔ **ضلع ناندیڑ** سے مثالی استاذ کیلئے معہد ابوالحسن میں بہترین خدمات کیلئے حضرت مولانا محمد سعد عبداللہ محمد ابرار صاحب اور اردھاپور سے حافظ عبدالرحمن فلاحی صاحب، مثالی معلم کیلئے مدینۃ العلوم جونیئر کالج کے افغان عبدالرب عبدالرزاق صاحب، مثالی معلمہ کیلئے ضلع پریشد اسکول اردھاپور کی محترمہ شبانہ بیگم غلام احمد صاحب اور مثالی صحافی کیلئے روزنامہ گلشن عفان ٹائمز کے سدّی ریان احمد سدّی فاروق احمد۔ **ضلع شولاپور**۔ مثالی معلم: جناب منہاج الدین تاج الدین قاضی، اردو مدت اسکول خانہ پور، مثالی معلمہ: محترمہ تبسم پروین فہیم شیخ، مہانگر پالیکا اسکول نمبر 3، مثالی صحافی: جناب شاہ نواز جبار شیخ، پرائم مہاراشٹر نیوز، مثالی استاذ: حافظ ثناء اللہ محمد حسین شیخ، لٹل انجل انگلش اسکول (دینیات ٹیچر)، جناب صادق دستگیر کراجگی، ادارہ مرکز انصاری ایجوکیشن سوسائٹی۔ **ضلع پربھنی**۔ مثالی معلم: محمد اکبر محمد یوسف حسن، ضلع پریشد اُردو پرائمری اسکول، مثالی معلمہ: عائشہ ممتاز سید غازی صلاح الدین، انڈین اسکول، مثالی صحافی: نظیر احمد سمندر خان، TV-9 مراٹھی، مثالی استاذ: مفتی محمد عظیم الدین قاسمی، انوار العلوم (مسجد زہرا)، حافظ غلام محی الدین ابن عبدالعظیم، امام وخطیب مسجد امیر حمزہؓ۔ **ضلع ناگپور**۔ مثالی معلم: نوشاد احمد قریشی نور محمد قریشی، قدوائی ہائی اسکول وجونیئر کالج، مثالی معلمہ: صفیہ بیگم خواجہ تاج العشرف، سپروائزر انجمن ہائی اسکول وجونیئر کالج، مثالی صحافی: عبیداللہ نوید عاظمی، مدیر اعلیٰ انڈیا فیکٹ نیوز، مثالی استاذ: حافظ عبدالودود، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم پیلی حولی، کامٹی۔ مفتی محمد اکرم قاسمی، دارالعلوم ناگپور۔ **ضلع نرمل**۔ مثالی معلم: زبیر محمد اقبال، پرنسپل دکن ہائی اسکول۔ مثالی معلمہ: عتیقہ انجم بنت خواجہ محی الدین، حرا ماڈل ہائی اسکول۔ مثالی صحافی: محمد وصی اللہ خان محمد سمیع اللہ خان، نامہ نگار روزنامہ اعتماد۔ مثالی استاذ: محمد قاسم القاسمی ولد محمد عبداللہ، ناظم مدرسہ خیر الہدیٰ سورنا، حافظ خواجہ مذکر علی ولد خواجہ محمود علی، مدرسہ روضۃ العلوم۔ **ضلع مالیگاؤں**۔ مثالی معلم: محمد امین مختار احمد، اے ٹی ٹی ہائی اسکول۔ مثالی معلمہ: اقصیٰ الفیہ محمد اسلم، نیو ایرا انگلش میڈیم اسکول۔ مثالی صحافی: عبدالحلیم صدیقی، نامہ نگار روزنامہ انقلاب۔ مثالی استاذ: مفتی حامد ظفر عبدالاحد ازہری، جامعہ معہد ملت، مفتی عبدالماجد محمد بشیر، یوسف اگادی مسجد۔ **ضلع اورنگ آباد**۔ مثالی معلم: خان محمد یاسر اشرف خان، مددگار معلم محسن احمد اُردو پرائمری اسکول۔ مثالی معلمہ: صدیقی صباء فردوس، برہانی نیشنل ہائی اسکول۔ مثالی صحابی: صدیقی محمد اظہر ولد عزیز الرحمن، نیوز ریڈر آکاش وانی اورنگ آباد۔ مثالی استاذ: مولانا محمد اسماعیل ولد محمد یونس، انوار العلوم مسجد نواب پورہ۔ حافظ مولانا شاکر، مکتب فتح مکہ۔ **ضلع ہنگولی**۔ مثالی معلم: عبدالکریم خان ولد عبدالستار خان، ضلع پریشد پرائمری اسکول اردو، اونڈھا۔ مثالی معلمہ: شیخ نکہت آفرین بنت خلیل احمد، ضلع پریشد پرائمری اسکول اونڈھا۔ مثالی استاذ: عمران خان رحیم خان، مکتب مسجد مستان شاہ نگر ہنگولی۔ حافظ سید افسر کاشفی، ناظم مدرسہ تحفیظ القرآن، ہنگولی۔ **ضلع جگتیال**۔ مثالی معلم: سید عبدالباقی ادریس، نونہال ہائی اسکول کورٹلہ۔ مثالی معلمہ: اسماء فاطمہ محمد اسماعیل، کریسنٹ ہائی اسکول کورٹلہ۔ مثالی صحافی: عبدالمصور، ہندی ملاپ نیوز، شمع نیوز۔ مثالی استاذ: حافظ عبدالرحیم طارق، مدرسہ دینیہ احیاء العلوم کورٹلہ، جگتیال۔ **ضلع اودگیر**۔ مثالی معلم: سید حارث میر حشمت علی ہاشمی، جمہور ہائی اسکول۔ مثالی معلمہ: شیخ بشریٰ عبدالرشید، مولانا ابوالکلام آزاد پرائمری اسکول۔ مثالی استاذ: حافظ نعیم اشاعتی، درس القرآن، جامع مسجد دیونی۔ شیخ مزمل مظاہری، ادارہ معہد نعمان بن ثابتؓ، اودگیر۔ **ضلع نظام آباد**۔ مثالی معلم: نسیم خان ولد باسط خان، کریسنٹ ہائی اسکول۔ مثالی معلمہ: عظمیٰ جبین سید لطیف احمد، پرنسپل فلوروسینٹ اسکول۔ مثالی صحافی: رفیق شاہی، ہفت روزہ للکار۔ مثالی استاذ: مفتی شیخ محمود قاسمی شیخ یٰسین، مدرسہ مظہر العلوم ٹرسٹ، نظام آباد۔ **ضلع عثمان آباد**۔ مثالی معلم: عرفان پاشومیاں پٹھان، شمس العلوم اُردو ہائی اسکول وجونیئر کالج۔ مثالی معلمہ: کافیہ بیگم محمد اسحاق عطار، ضلع پریشد اُردو ہائی اسکول، شیراڈھون تعلقہ کلمب۔ مثالی استاذ: پٹھان توفیق خان یوسف، مدرسہ صدیق اکبرؓ۔ مولانا اظہر قاسمی، مکتب تعلیم القرآن، عثمان آباد۔ **ضلع لاتور**۔ مثالی معلم: عبدالحامد محمد جی بیجاپورے، مہانگر پالیکا پرائمری اسکول نمبر 14۔ مثالی معلمہ: دائمی اسمہ بیگم اظہر حسین، نرگس پرائمری اسکول۔ مثالی صحافی: عبدالصمد شیخ، یوا مسلم وکاس پریشد۔ مثالی استاذ: محمد صلاح الدین محمد مصطفی باغبان، دارالعلوم صدیقہ، سائی روڈ۔ لاتور **ضلع بیڑ**۔ مثالی معلم: شیخ محمد صادق عبدالغفور، ضلع پریشد پرائمری اُردو اسکول، گیورائی۔ مثالی معلمہ: عائشہ بیگم محمد حسین، صدر معلمہ عبدالعزیز باغبان اُردو پرائمری اسکول۔ مثالی صحافی: مرزا اعظمت اللہ بیگ، مدیر ماہ نامہ جمال ندیم، بیڑ۔ **ضلع بلڈھانہ**۔ مثالی معلم: عرفان اللہ مبصر اللہ خان، اُردو جونیئر کالج آف آرٹس اینڈ سائنس۔ مثالی معلمہ: نکہت پروین محمد یوسف، ضلع پریشد اُردو پرائمری اسکول ساکھلی، بلڈھانہ۔ مثالی صحافی: ذوالقرنین احمد شاہ اسحاق شاہ، لازوال اُردو ڈیلی، بلڈھانہ۔ **ضلع رائے گڑھ**۔ مثالی معلم: انصار خان غفار خان، ایس ایس ہائی اسکول موربا، رائے گڑھ۔ مثالی معلمہ: شہناز ذکریا کالسیکر، فجندار ہائی اسکول، واھور، رائے گڑھ۔ مثالی استاذ: مفتی شکیل محمد علی دُستے، انجمن حمایت الاسلام، بھائی میاں انیس بھائی اسکول، مہاڑ **ضلع ممبئی**۔ مثالی معلم: خلیل طاہر شیخ، ممبئی عظمیٰ میونسپل کارپوریشن اسکول۔ مثالی معلمہ: شیخ شاہین عبدالحسیب، ناڑکرنی پارک میونسپل اُردو اسکول، وڈالا، ممبئی۔ مثالی صحافی: محمد ناصر یوسف انصاری، سب ایڈیٹر اُردو ٹائمز، ممبئی۔ **ضلع احمد نگر**۔ مثالی معلم: شیخ ضمیر احمد اسماعیل، ماتوشری اُردو اسکول نگر دیولہ، احمد نگر۔ مثالی معلمہ: قاضی صبیحہ صادق علی، ATU چاند سلطانہ ہائی اسکول وجونیئر کالج۔ **ضلع جالنہ**۔ مثالی معلم: شیخ صابر الدین نورالدین، سیٹھ EBK اُردو ہائی اسکول، بھوکردن، جالنہ۔ مثالی معلمہ: شیخ افرین انیس، ضلع پریشد پرائمری اسکول، پیر پمپل گاؤں، جالنہ۔ **ضلع ایوت محل/عمر کھیڑ**۔ مثالی معلم: شیخ شبیر شیخ امیر۔ مثالی معلمہ: محترمہ اُم حبیبہ۔ مثالی صحافی: ضیاء اللہ خان حمید اللہ خان، عمر کھیڑ ایوت محل۔ مثالی استاذ: مولانا حافظ اللہ خان۔ بہادر اسلام۔ **ناندیڑ** کے تعلقہ جات سے بھی مثالی معلم اور معلمہ کے ایوارڈز دیئے جارہے ہیں۔ **ناندیڑ شمال** سے جناب عبدالعلیم سر، صدر مدرس یوسفیہ پرائمری اسکول ناندیڑ۔ محترمہ پٹھان فرحت خانم محمد عمر خان، ضلع پریشد اسکول نیرلی۔ **ناندیڑ جنوب** سے جناب عبدالرحیم عبدالغفار، ضلع پریشد پرائمری اسکول، رحمت نگر، ناندیڑ۔ محترمہ انصاری فرحت سلطانہ بنت وارث حسین، اصلاح العمل گرلز ہائی اسکول، سیدان۔ **اردھاپور** سے محمد عبدالمعید محمد عبدالمقیت، ضلع پریشد ہائی اسکول اردھاپور اور محترمہ فرزانہ باجی صاحبہ ضلع پریشد پرائمری اسکول نئی آبادی، اردھاپور۔ **حدگاؤں** سے محمد رضی الدین محمد ضیاء الدین قاضی، ضلع پریشد ہائی اسکول حدگاؤں اور محترمہ نصرت عنبرین صاحبہ ضلع پریشد ہائی اسکول تامسہ۔ **بھوکر** سے جناب انبیاء خان قادرخان، ضلع پریشد پرائمری اسکول اردو بھوکر اور محترمہ تسنیم سلطانہ وقار الدین، مدینۃ العلوم ہائی اسکول بھوکر۔ امیر خادمین امت جناب عابد خان حمید خان صاحب نے عامۃ المسلمین سے مرکزی جلسہ سیرتؐ میں کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ ساتھ ہی مزید معلومات کیلئے جناب عابد خان صاحب کے موبائل نمبر 9527818118 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اگر 5 فروری تک مطالبات پورے نہ ہوئے تو جلاوطنی میں پی او کے حکومت بنائیں گے۔کارکن امجد ایوب مرزا

مظفرآباد، 21 جنوری۔ ایم این این۔ انسانی حقوق کے کارکن امجد ایوب مرزا نے کہا ہے کہ اگر 5 فروری تک پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) اور گلگت بلتستان کے عوام کے مطالبات پورے نہ کیے گئے تو پھر سیاسی جلاوطنی کی زندگی بسر کردی جائے گی۔ بیرون ملک جلاوطنی میں پی او کے کی قومی حکومت بنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ مرزا نے کہا کہ پی او کے میں بجلی کے بلوں پر ٹیکس کم کرنا یا گلگت بلتستان میں گندم کی قیمتوں میں کمی کرنا کافی نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان پی او کے اور پاک مقبوضہ گلگت بلتستان سے اپنی فوجیں نکالے اور مقبوضہ علاقوں کی قانون ساز اسمبلیوں کو مکمل خود مختار بننے کی اجازت دے۔ تحریک اتفاق رائے کے چیئرمین نے کہا کہ آٹھ ماہ سے پاکستانی مقبوضہ کشمیر اور گلگت بلتستان کے عوام بجلی کے نرخوں میں اضافے کے خلاف احتجاج کررہے ہیں، احتجاجی ریلیاں نکال رہے ہیں اور احتجاجی دھرنے دے رہے ہیں۔ تاہم، اب تک، مذاکرات کے کئی سیٹ ہو چکے ہیں، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حکومت پاکستان اور گلگت بلتستان اور پی او کے میں کٹھ پتلی حکومتیں اس بات کی تصدیق نہیں کر رہی ہیں کہ وہ بجلی کے نرخوں کو واپس لے رہی ہیں یا گندم کی قیمتوں میں اضافہ کر رہی ہیں۔ اور اب پی او کے کی تاریخ میں پہلی بار، مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ 5 فروری کو وہ عوامی حقوق کا دن منائیں گے۔ اب تک، پچھلے 33 سالوں سے ہر سال، پاکستان 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر مناتا ہے، جسے حقیقت میں بھارت کے خلاف نفرت کو اکٹھا کرنے اور بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا پاکستان ظاہر ہے اس نئی پیش رفت سے بہت پریشان ہے کیونکہ اس بار 33 سال بعد پی او کے کے لوگ پاکستان کے خلاف اس مقبوضہ ریاست بھر میں ہڑتال کے ساتھ یوم احتجاج منانے جارہے ہیں اور پی او کے میں پاکستان کے تمام کٹھ پتلیاں بشمول تمام سابق وزرائے اعظم اس ہڑتال کے خلاف نکل آئے ہیں اور وہ اس ہڑتال کو ملتوی کرنے کا کہہ رہے ہیں تاکہ 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر کے طور پر منایا جاسکے۔ مرزا نے دعویٰ کیا کہ انہیں پی او کے اور گلگت بلتستان کے لوگوں کے ساتھ ساتھ تارکین وطن میں بھی عوامی حمایت حاصل ہے اور اگر جلاوطن حکومت بنتی ہے تو وہ پی او کے اور گلگت بلتستان کے شہری، سماجی اور سیاسی حقوق کے لیے لڑے گی۔ مرزا نے کہا کہ اگر 5 فروری تک عوامی مطالبات پورے نہ کیے گئے تو ان کی پارٹی کے پاس پی او کے اور گلگت بلتستان دونوں میں پاکستان کے خلاف عالمگیر بغاوت کی کال پر غور کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا، اس کی نظر سے، یہ ہڑتال ہونے جارہی ہے اور یہ بیانیہ کی تبدیلی کے لحاظ سے بہت بڑا اثر چھوڑے گی جو پاکستان پی او کے کے لوگوں کے ذہنوں میں ڈال رہا ہے۔ پاکستانی مقبوضہ کشمیر گزشتہ 76 سالوں سے پاکستان کی کالونی ہے۔ لیکن ہم خاموش نہیں رہنے والے ہیں اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر 5 فروری تک ہمارے مطالبات، عوام کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ہمارے پاس پی او کے اور گلگت بلتستان کی جلاوطنی میں حکومت بنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں چھوڑیں گے۔ لہٰذا، پاکستان کے پاس 5 فروری تک کا وقت ہے کہ وہ بجلی کے بلوں کے ٹیرف کو واپس لے اور گلگت بلتستان میں گندم کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لے۔ پی او کے اور گلگت بلتستان میں پاکستان یا اس کی کٹھ پتلی حکومتیں کارروائی کرنے سے پہلے کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ میں دہراتا ہوں، اس معاملے پر پاکستان کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ 5 فروری ہماری آخری تاریخ ہے۔ یہ ایک قوم کی آخری تاریخ ہے، اس قوم کی جو احتجاج میں نکلی ہے۔ ہم مزید توہین برداشت نہیں کریں گے، مزید استحصال برداشت نہیں کریں گے، اور اپنے لوگوں پر مزید مظالم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

صوبہ سندھ میں گاؤں پر مسلح حملے میں پانچ افراد ہلاک

سندھ، 21 جنوری۔ ایم این این۔ پاکستان کے صوبہ سندھ کے گھوٹکی میں ایک گاؤں پر مسلح حملے میں کم از کم پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ اے آر وائی نیوز نے پولیس کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ نامعلوم مسلح افراد نے جام بجار گاؤں پر حملہ کرکے پانچ افراد کو ہلاک اور دو کو زخمی کردیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ دو قبیلوں کے درمیان جاری جھگڑے کا نتیجہ ہے۔ پولیس نے کہا، ''ملزم نے گاؤں میں ایک بیٹھک (ملاقات کی جگہ) پر حملہ کیا تھا۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق، گھوٹکی اور بالائی سندھ کے دیگر اضلاع میں لاقانونیت کا راج ہے جس کی وجہ قبائلی سرداروں اور بااثر افراد کی سرپرستی کرنے والے ڈاکو گروہوں کی مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے بدنام کچے کے علاقے (دریائی جنگلات) سے جغرافیائی قربت ہے۔ سندھ اور پنجاب کی جنوبی پٹی کے دریائی جنگلات تاریخی طور پر دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر اغوا برائے تاوان اور دیگر جرائم میں ملوث ڈاکو گروہوں کا گڑھ رہے ہیں۔ یہ علاقے ناقابل رسائی ہیں اور عملی طور پر پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے نوگو ایریا ہیں۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق، تاکہ علاقے میں کام کرنے والے مفرور اور ڈاکو گروہوں کے لیے ایک مثالی پناہ گاہ بنی رہے۔

محمد زاہد اقبال کو مشینی ترجمے میں کمپیوٹیشنل غلطیوں کے موضوع پر پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 21 جنوری (پریس نوٹ) کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ ترجمہ کے اسکالر محمد زاہد اقبال ولد محمد سمیع اللہ کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''اردو میں کمپیوٹیشنل غلطیوں کی وجہ سے مشینی ترجمے میں پیش آنے والے مسائل کا جائزہ: انگریزی اردو مشینی ترجمے کے حوالے سے''، پروفیسر خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ٹی ایل پی کی نگرانی میں مکمل کیا۔ ان کا وائیوا 29 نومبر کو ہوا تھا۔

طوبیٰ صباحت کو شعبہ ترجمہ میں پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 21 جنوری (پریس نوٹ) کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ ترجمہ کی اسکالر طوبیٰ صباحت دختر محمد عبدالرب کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''اردو شماریاتی مشینی ترجمے کے لیے N-gram ماڈل کی تیاری اور اس کا اطلاق: ایک تنقیدی جائزہ''، پروفیسر خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ٹی ایل پی کی نگرانی میں مکمل کیا۔

مظفر حسین کو شعبہ سیاسیات میں پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 21 جنوری (پریس نوٹ) کنٹرولر امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اطلاع کے بموجب شعبہ سیاسیات کے اسکالر مظفر حسین ولد محمد صادق کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ''چین-پاکستان تعلقات مابعد 9/11 عہد میں: حکمت عملی کی شراکت داری''، پروفیسر افروز عالم، صدر شعبہ، سیاسیات کی نگرانی میں مکمل کیا۔

خواجہ معین الدین چشتی لنگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی ہونہار طالبہ ریسرچ اسکالر عافیہ حمید کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض

بارہ بنکی: 21 جنوری (ابوشحمہ انصاری) خواجہ معین الدین چشتی لنگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی ہونہار طالبہ ریسرچ اسکالر عافیہ حمید کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی۔ عافیہ حمید نے شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر اعظم انصاری کی نگرانی میں اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کیا۔ ان کے تحقیقی مقالہ کا عنوان (آزادی سے قبل اردو افسانوں کے نسوانی کرداروں کا تجزیاتی مطالعہ تھا) عافیہ حمید کا زبانی امتحان الہ باد یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی صدر" شبنم حمید نے لیا۔ اس اوپن وایوا میں عافیہ حمید نے تمام سوالات کے تسلی بخش جواب دیے۔ جس پر اساتذہ کے علاوہ وایوا میں شریک رہے لوگوں نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ریسرچ کام کی خوب تعریف کی۔ اس موقع پر شعبہ کے اساتذہ کے علاوہ دیگر ریسرچ اسکالر بھی موجود تھے۔ یونیورسٹی کے آٹھویں کنووکیشن کے موقع پر اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے دست مبارک سے عافیہ حمید اور دیگر لوگوں کو ڈگریاں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر کیرالا کے گونر عارف محمد خان بھی شریک تھے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے پر عافیہ حمید کے افراد خاندان اور رشتہ داروں نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے درخشاں اور تابناک مستقبل کی دعا کی۔

اداکار سوریا اسٹارر کی بہت انتظار کی جانے والی فلم 'کنگوا' کا طاقتور دوسرا روپ سامنے آ گیا!

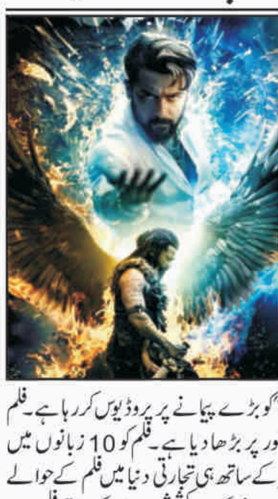

ممبئی، 20 جنوری (ایم ملک) اداکار سوریا کی بہت زیادہ انتظار کی جانے والی میگنم آپس فلم 'کنگوا' کے بنانے والوں نے اسٹار کی سالگرہ کے خاص موقع پر فلم کا ایک شاندار پروموٹیز جاری کیا ہے۔ اسٹوڈیو گرین کے K.E. گناویل راجہ نے گزشتہ 16 سالوں میں کئی بلاک بسٹر ہٹ فلمیں دینے کے لیے جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری کی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا ہے، جن میں 'سنگھم' سیریز، 'پاروتھی ویرن'، 'سروتھائی'، 'کمبن'، 'نان مہان اللہ' شامل ہیں۔'، 'مدراس'، 'ٹیڈی' اور حالیہ فلم پتھو تھالا۔ اسٹوڈیو گرین UV Creations کے ساتھ مل کر سوریا اسٹارر فلم 'کنگوا' کو بڑے پیمانے پر پروڈیوس کر رہا ہے۔ فلم نے اپنے آغاز کے بعد سے ہی توقعات کو نمایاں طور پر بڑھا دیا ہے۔ فلم کو 10 زبانوں میں تھری ڈی فارمیٹ میں ریلیز کرنے کی دلچسپ خبر کے ساتھ ہی تجارتی دنیا میں فلم کے حوالے سے جوش وخروش بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں آج میکرس نے ایک پرکشش پوسٹر کے ساتھ فلم سے سوریا کا بہت انتظار کیا جانے والا دوسرا روپ جاری کیا ہے۔ یہ پوسٹر کسی بہترین مواد سے کم نہیں ہے۔ ہمیں سوریا کے دونوں روپ دیکھنے کو مل رہے ہیں اور دونوں ہی بہت شاندار ہیں۔ سوریہ کی جادوئی اسکرین پر موجودگی اور طاقتور آنکھوں نے مداحوں کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ ہر پروموشنل مواد کے ساتھ لوگوں کی توقعات آسمان کو چھو رہی ہیں۔ کانگووا کی دنیا حقیقی اور شدید ہوگی اور سامعین کو ایک نیا بصری تجربہ فراہم کرے گی۔ انسانی جذبات، طاقتور پرفارمنس اور پہلے کبھی نہ دیکھے گئے بڑے پیمانے پر ایکشن سیکوئنس فلم کا مرکز ہوں گے۔ فی الحال، اس فلم کی تیاری تیز رفتاری سے جاری ہے اور پوری ٹیم جس طرح سے پراجیکٹ کی شکل اختیار کر رہی ہے، اس سے پرجوش ہے۔ اداکار سوریا نے حال ہی میں اپنے حصے کی شوٹنگ مکمل کی ہے۔ سوریا اور دیشا پٹانی اسٹارر، اس فلم کے ہدایت کار شیوا ہیں، جنہوں نے اپنے کیریئر میں کئی بلاک بسٹر ہٹ فلمیں دیں۔ فلم کی باقی اسٹار کاسٹ آنے والے وقت میں سامنے آئیں گی۔ فلم میں ویٹری پلانیسامی کی سنیماٹوگرافی اور راک اسٹار' دیوی سری پرساد کی موسیقی کا اسکور پیش کیا گیا ہے۔ اسٹوڈیو گرین نے 2024 کے اوائل میں فلم کو دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر ریلیز کرنے کے لیے ٹاپ ڈسٹری بیوشن ہاؤسز کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے۔ ٹیم جلد ہی اس فلم کے بارے میں دلچسپ حقائق اپ ڈیٹ کرے گی جو اداکار سوریا کے مداحوں کو پرجوش کرنے کے لیے کافی ہیں۔

اولیائے کرام کی عظمت ومنقبت امت مسلمہ کے لیے نشان راہِ عمل ہے

سہاگی میں عرس عظمتِ اولیاء 21/22/فروری کو: باباراغب حسین عارفی

کشن گنج 21/جنوری (پریس ریلیز) اولیاء کرام رحمہم اللہ یعنی اللہ عزوجل کے محبوب بندوں سے محبت وعقیدت کا تعلق قائم رکھتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنا یقینا بہت بڑی سعادت کا حامل ہے کیونکہ یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ جن پر اللہ عزوجل نے اپنے انعام واکرام کی بارشیں نازل فرماتے ہوئے انہیں قرآن پاک میں اپنے 'انعام یافتہ بندے' قرار دیا۔ ایک دور وہ بھی تھا کہ جب بزرگان دین کی صحبت اختیار کرنا لازم اور ان کی خدمت کو سعادتِ عظمیٰ تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ اسلام دشمن طاقتوں اور گستاخانِ محبوبانِ ربّ العالمین کی مذموم سازشوں کے نتیجے میں اسلاف کرام رحمہم اللہ سے اس پاکیزہ تعلق کی مضبوطی میں کمی واقع ہونے لگی۔ الحمدللہ مختلف علماء کرام دامت فیوضہم نے ان سازشوں کے نتیجے میں بزرگانِ دین سے بڑھتی ہوئی بے رغبتی کا اندازہ فرما کر اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے محبوبانِ بارگاہِ الٰہی عزوجل سے عوام کا تعلق دوبارہ مضبوط کرنے کے لئے تحریری وتقریری اقدام کئے۔ علمائے کرام دامت فیوضہم کی ان کوششوں کی برکت سے دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑنے لگیں اور عقیدتوں کا گلستان پھر سے ہرا بھرا ہوگیا۔ یوں تو ہر قبرستان میں اللہ کے کچھ نہ کچھ ولی مدفون

ہوتے ہی ہیں، اسی طرح سہاگی قبرستان میں حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اور کتنے ہی اللہ والے مدفون ہیں، اسی مناسبت سے پھر ایک بار تمام اولیائے کرام اور حضرت عبدالقادر سہاگی رحمۃ اللہ علیہ ودیگر مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے دو روزہ "عرس عظمت اولیاء برائے ایصال ثواب حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ و جملہ مدفونین سہاگی قبرستان" کے عنوان سے 21/اور 22/فروری 2024ء کو ہونے جارہا ہے، جس کی سرپرستی درگاہ حضرت عبدالقادرؒ کے سجادہ نشین جناب بابا راغب حسین عارفی فرمائیں گے، اس عرس عظیم میں ملک بھر کے مایہ ناز اور مشہور و معروف علمائے دین و مفتیان عظام اور مداحان رسولؐ تشریف فرما ہوں گے۔ باباراغب حسین عارفی نے بتایا کہ وہ اپنے خرچ پر اب تک 310/غریب بچیوں کی شادیاں کروا چکے ہیں اور آئندہ بھی اجتماعی نکاح کی شکل میں غریب بچیوں کی شادیوں کا ارادہ رکھتے ہیں، ان کا ارادہ ایک لاء کالج بنانے کا بھی ہے جس کے لیے پروجیکٹ تیار کررہے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ہم اولیاء کرام اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شریعت کی روشنی میں تعلیم وترقی کا کام کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے ہم برابر کوشش میں ہیں اور لگے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ "عرس عظمت اولیاء" سہاگی کا ایک تاریخی عرس ہونے جارہا ہے جس میں پورے بہار سے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کے شامل ہونے کی امید ہے۔

غیر منصفانہ انتخابات سے پاکستان میں عدم استحکام کو بڑھے گا۔عمران خان

اسلام آباد۔ 21/جنوری۔ ایم این این۔ جیسا کہ ہفتہ کے روز پی ٹی آئی کے ورچوئل ایونٹ میں ایک اور خلل پڑ گیا، سابق وزیر اعظم عمران خان نے عام انتخابات کے لیے سابق حکمران جماعت کے لیے ایک برابری کا میدان تلاش کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات میں شفافیت کا فقدان مزید "عدم استحکام" کو جنم دے گا۔ سوشل میڈیا ویب سائٹس بالخصوص یوٹیوب پر پی ٹی آئی کے 'ورچوئل پاور شو' نشر ہونے سے ایک گھنٹہ قبل شام 7 بجے کے قریب انٹرنیٹ سروسز میں خلل پڑا۔ نیٹ بلاکس، جو کہ ایک عالمی انٹرنیٹ مانیٹر ہے، نے ٹویٹ کیا کہ لائیو میٹرکس" پاکستان بھر میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ایکس، فیس بک، انسٹاگرام اور یوٹیوب پر قومی سطح پر رکاوٹ" کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب مظلوم اپوزیشن لیڈر عمران خان کی سیاسی جماعت، پی ٹی آئی، اپنے دوسرے ورچوئل اجتماع کا آغاز کر بیٹھی۔ ان بلیک آؤٹ کی روشنی میں، کچھ انٹرنیٹ سروس پرووائیڈرز نے اپنے صارفین کو ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے مطلع کیا کہ وہ اپنے نیٹ ورک میں "انحطاط" کی وجہ سے انٹرنیٹ کے مسائل کا سامنا کر سکتے ہیں۔ اسلام آباد میں مقیم آئی ایس پی کے ایک پیغام نے مزید کہا کہ ہماری ٹیمیں پہلے ہی جلد از جلد حل کے لیے کام کر رہی ہیں۔ زحمت پر افسوس ہے۔ تاہم پی ٹی آئی نے ان رکاوٹوں کو اپنے آن لائن ایونٹ سے جوڑ دیا۔ اس کے ترجمان رؤف حسن کا کہنا تھا کہ 'شرم آتی ہے ان نگرانوں پر جو صرف پاکستانیوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اور یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ 8 فروری کو کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، لیکن عوام ایسی تمام حرکتوں سے باخبر ہیں'۔ دوسری جانب پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کا کہنا ہے کہ 'تکنیکی خرابی' کی وجہ سے انٹرنیٹ میں خلل پڑا۔ ٹیلی کام ریگولیٹر نے رات 10 بجے ٹویٹ کیا کہ خرابی کو دور کردیا گیا ہے اور ملک بھر میں انٹرنیٹ خدمات مکمل طور پر بحال کردی گئی ہیں۔ توشہ خانہ کیس کی سماعت کے بعد اڈیالہ جیل میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے پی ٹی آئی کے بانی نے خبردار کیا کہ اگر منصفانہ انتخابات نہ کرائے گئے تو یہ مزید "عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال" کا باعث بنے گا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پی ٹی آئی کے امیدواروں کو الیکشن لڑنے سے روکنے کے لیے حکام کی جانب سے "ہراساں اور حراست میں لیا جارہا ہے"۔ سابق حکمران جماعت کے خلاف کریک ڈاؤن پر ایک تبصرہ میں، سابق وزیر اعظم نے کہا کہ "اسٹیبلشمنٹ" پارٹی کو ختم نہیں کرسکتی کیونکہ اس کی جڑیں عوام میں ہیں"۔ انہوں نے 'ٹرن کوٹس' کو خبردار کیا کہ اگر وہ پی ٹی آئی سے الگ ہوگئے تو ان کی سیاست ختم ہوجائے گی۔ مسٹر خان نے دعویٰ کیا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے جان بوجھ کر پی ٹی آئی کے انٹرا پارٹی انتخابات سے متعلق معاملے میں تاخیر کی تاکہ سیاسی جماعت کو اس کے انتخابی نشان سے محروم کرنے کے لیے "سخت اور اچانک کارروائی" کی جاسکے۔ ایوان صدر کی طرف سے سیاسی درجہ حرارت کو کم کرنے کی کوششوں کے حوالے سے مسٹر خان نے کہا کہ صدر ڈاکٹر عارف علوی نے ثالثی کی کوششیں کیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اپنے حریف نواز شریف کے بارے میں بات کرتے ہوئے، پی ٹی آئی کے بانی نے کہا کہ اگر ملک پر مفرور مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کو "ناقابل تلافی نقصان" ہوگا۔ مسٹر خان نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف نے لیہ میں اپنی ریلی اس لیے منسوخ کردی کہ ان کی پارٹی پاور شو منعقد کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پی ٹی آئی اب تک کا سب سے بڑا جلسہ کرے گی چاہے وہ انتخابات سے چند روز قبل جیل سے رہا ہوجائیں۔

الیکشن میں تاخیر پاکستان کے لیے نقصان دہ ہوگی۔شہباز شریف

اسلام آباد۔ 21/جنوری۔ ایم این این۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور سابق وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ انتخابات میں تاخیر ہوئی تو پاکستان کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ ایک نجی نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے سابق وزیر اعظم نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے اگر انتخابات میں تاخیر ہوئی تو یہ پاکستان اور جمہوریت کے لیے نقصان دہ ہوگا، اس لیے اگر کوئی کوشش کی گئی تو مسلم لیگ ن مزاحمت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ 13 جماعتوں کی مخلوط حکومت نے 16 ماہ کے دور حکومت میں ملک کو معاشی ڈیفالٹ سے بچایا۔ شہباز شریف نے دعویٰ کیا کہ اگر 9 مئی کا واقعہ پیش نہ آتا تو پی ٹی آئی کے بانی اور سابق وزیر اعظم کو جیل میں نہ ڈالا جاتا۔ گزشتہ ہفتے، پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل-این) کے صدر شہباز شریف نے زور دے کر کہا تھا کہ تمام اہم ووٹرز ※ 8 فروری کے عام انتخابات پاکستان کی تقدیر کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے ووٹرز پر زور دیا کہ وہ ماضی کا جائزہ لینے کے بعد مستقبل کا نقشہ ※ کھینچیں۔ شہباز شریف نے نشاندہی کی کہ مسلم لیگ (ن) نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے، جسے نواز شریف، مریم نواز اور حمزہ شہباز سمیت پارٹی کی اعلیٰ قیادت چلائے گی۔ انہوں نے تین بار وزیر اعظم رہنے والے نواز شریف کی معزولی پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے عزم سے ملک خوشحالی کی راہ پر گامزن ہے، انہوں نے مزید کہا کہ 2017 میں کیا ہوا سب جانتے ہیں۔ سابق وزیر اعظم نے پی ایم ایل این کی زیر قیادت حکومت کی ''کامیابیوں'' کی بھی نشاندہی کی، جس میں لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ اور زرعی شعبے کی ترقی بھی شامل تھی۔ سابق چیف جسٹس ثاقب نثار کو 'پیدا' قرار دیتے ہوئے، شہباز نے افسوس کا اظہار کیا کہ سابق چیف جسٹس کو نواز شریف کی زیر قیادت حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے استعمال کیا گیا جس نے ملک کی ترقی کو روکا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو نہ ہٹایا جاتا تو ملک بہت سے سنگ میل عبور کر چکا ہوتا۔

پاکستان کو 2023 میں بدترین معاشی بحران کا سامنا رہا۔ہیومن رائٹس واچ

اسلام آباد۔ 21/جنوری۔ ایم این این۔ ہیومن رائٹس واچ (ایچ آر ڈبلیو) نے کہا ہے کہ پاکستان کو 2023 میں اپنی تاریخ کے بدترین معاشی بحرانوں میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑا جس سے غربت، مہنگائی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا، جس نے لاکھوں لوگوں کے صحت کے حقوق، خوراک اور مناسب معیار زندگی کو خطرے میں ڈال دیا۔ جمعہ کو دستیاب ہونے والی اپنی 740 صفحات پر مشتمل ورلڈ رپورٹ 2024 میں، ہیومن رائٹ واچ نے 100 سے زیادہ ممالک میں انسانی حقوق کے طریقوں کا جائزہ لیا، اور مشاہدہ کیا کہ کفایت شعاری پر بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے اصرار اور سبسڈی کے خاتمے کے لیے مناسب اقدامات نہیں کیے گئے۔ معاوضہ کے اقدامات کے نتیجے میں پاکستان میں کم آمدنی والے گروہوں کے لیے اضافی مشکلات پیدا ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق، پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے لیے انتہائی غیر محفوظ رہا اور اسے عالمی اوسط سے کافی زیادہ حدت کی شرح کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے انتہائی موسمیاتی واقعات زیادہ بار بار اور شدید ہوتے ہیں۔ ہیومن رائٹ واچ نے کہا کہ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے برعکس، انسانی حقوق کے معیار کے تحفظ کے لیے بامعنی انسانی حقوق کے چارٹر یا علاقائی ادارے کا فقدان ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومتی دھمکیوں اور میڈیا پر حملوں نے صحافیوں اور سول سوسائٹی کے گروپوں میں خوف کا ماحول پیدا کیا، بہت سے لوگوں نے خود سنسرشپ کا سہارا لیا۔ ڈان کے مطابق حکام نے میڈیا اداروں کو ریاستی اداروں یا عدلیہ پر تنقید نہ کرنے کے لیے دباؤ ڈالا یا دھمکی دی۔ این جی اوز نے حکومتی حکام کی طرف سے مختلف گروہوں کو ڈرانے، ہراساں کرنے اور ان کی نگرانی کی اطلاع دی۔ حکومت نے پاکستان میں این جی اوز کے اپنے ضابطے کو بین الاقوامی انسانی اور انسانی حقوق کے گروپوں کی رجسٹریشن اور کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے استعمال کیا۔ رپورٹ کے مطابق خواتین اور لڑکیوں کے خلاف تشدد بشمول عصمت دری، قتل، تیزاب گردی، گھریلو تشدد، تعلیم سے انکار، کام کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کرنا اور بچوں اور جبری شادی پاکستان بھر میں ایک سنگین مسئلہ ہے۔ انسانی حقوق کے محافظوں کا اندازہ ہے کہ ہر سال تقریباً 1,000 خواتین کو نام نہاد "غیرت کے نام پر قتل" میں قتل کیا جاتا ہے۔ ایک مقامی این جی او کے مطابق، پاکستان کے پنجاب میں، 2023 کے پہلے چار مہینوں میں خواتین کے خلاف تشدد کے 10,365 واقعات پولیس کو رپورٹ کیے گئے۔ رپورٹنگ میں رکاوٹوں، نقصان دہ سماجی اصولوں، اور پولیس کے غیر موثر اور نقصان دہ ردعمل کی وجہ سے واقعات کی اصل تعداد بہت زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ پاکستان میں عصمت دری کے لیے سزا کی شرح تین فیصد سے بھی کم ہے۔ پاکستان میں 60 لاکھ سے زیادہ پرائمری اسکول جانے کی عمر کے بچے اور 13 ملین سیکنڈری اسکول جانے والے بچے اسکول سے باہر تھے، جن میں سے زیادہ تر لڑکیاں تھیں۔ ہیومن رائٹ واچ نے پایا کہ لڑکیاں اسکولوں کی کمی، پڑھائی سے منسلک اخراجات، بچوں کی شادی، نقصان دہ چائلڈ لیبر، اور صنفی امتیاز سمیت وجوہات کی بناء پر اسکول نہیں چھوڑتی ہیں۔

طورخم بارڈر آٹھویں روز بھی بند۔افغانستان اور پاکستان کی تجارت متاثر

طورخم۔ 21/جنوری۔ ایم این این۔ طورخم بارڈر کراسنگ مسلسل آٹھویں روز بھی بند ہے جس کے باعث پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی سرگرمیاں ٹھپ ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ہفتہ 20 جنوری کو طورخم بارڈر کے دونوں جانب ہزاروں افغان ٹرک گزرنے کے لیے منتظر تھے۔ ان میں سے بہت سے ٹرک پھلوں اور سبزیوں جیسا سامان لے کر جارہے ہیں جو کہ ناکارہ ہیں اور اس کے نتیجے میں دونوں ملکوں کے تاجروں کو لاکھوں کا مالی نقصان ہوگا۔ دریں اثنا، طالبان کے ترجمان نے کہا کہ وہ اس وقت پاکستانی حکام سے تجارت کے لیے طورخم کراسنگ کو دوبارہ کھولنے کے لیے بات چیت کررہے ہیں۔ ذبیح اللہ مجاہد نے ترکی کی انادولو نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ طورخم کراسنگ کو دوبارہ کھولنے کے حوالے سے اسلام آباد اور کابل کے درمیان ہونے والی بات چیت جلد عوام کے ساتھ شیئر کی جائے گی۔

سرپنچ نگر میں تین منزلہ بلڈنگ میں شارٹ سرکٹ سے

گیس سلنڈر کا دھماکہ، ڈیڑھ کلومیٹر تک آواز سنی گئی

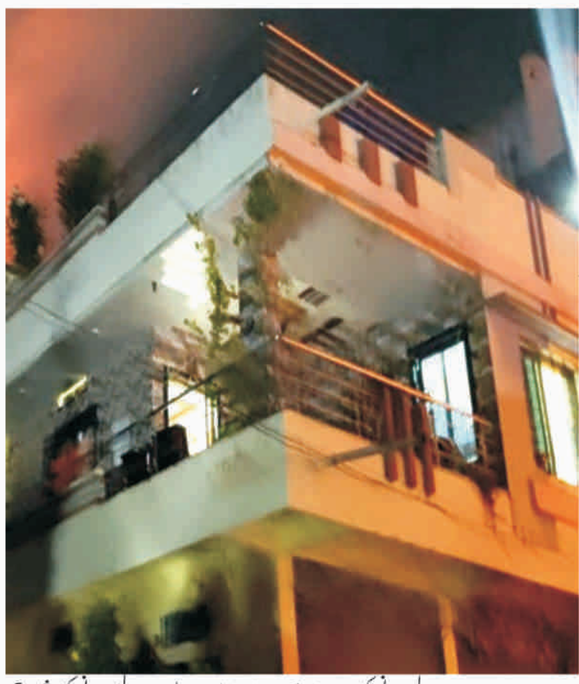

ناندیڑ:21/ جنوری۔(ورقِ تازہ نیوز) گھر کے اسٹورروم میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ لگ گئی۔اس آگ میں اسٹورروم میں رکھا گیس سلنڈر پھٹ گیا۔ یہ واقعہ جمعہ کی رات 11 بجے کے درمیان ناندیڑ شہر کے سرپنچ نگر پانی کے قریب پیش آیا۔نریش دربستوار کا سرپنچ نگر میں مکان ہے۔گھر میں باپ بیٹا نیچے والے کمرے میں تھے۔لیکن گھر کی بالائی منزل پر آگ لگنے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔لیکن گھر میں موجود سامان کو نقصان پہنچا ہے۔اسٹورروم تیسری منزل پر تھا اور اس میں بیل کے کاسرے اور دیگر اسٹور کا سامان رکھا ہوا تھا۔اس جگہ پر ایک مکمل سلنڈر بھی تھا۔آگ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی اور کچھ دیر بعد دھواں صاف ہونے کے بعد سیلنڈر پھٹ گیا۔دھماکا اس قدر شدید تھا کہ اسٹورروم پر موجود ٹین شیڈ کی چادریں ٹوٹ گئیں اور سلنڈر بکھر گئے۔شور بلند ہونے پر علاقہ مکین نیند سے جاگ اٹھے۔اس کے بعد وہ موقع پر پہنچے اور آگ پر قابو پانے کی کوشش کی۔کچھ ہی دیر میں فائر بریگیڈ بھی یہاں پہنچ گئی۔آدھے گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔اس وقت بھاگیہ نگر تھانے کے پولس انسپکٹر سوریا موہن بولاموا ڈ، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر شیواجی سنکن واڈ بھی پہنچ گئے اور آگ پر قابو پانے کی کوشش کی۔اس وقت علاقے کے شہری بڑی تعداد میں جمع تھے۔

مراٹھاریزرویشن سے متعلق سروے کے لیے

ضلع انتظامیہ کی کامیاب تیاری تربیتی اور جائزہ میٹنگ منعقد

ناندیڑ:21رجنوری (ورق تازہ نیوز) مراٹھا برادری کی پسماندگی کو جانچنے کا کام ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کو سونپا گیا ہے۔اسی مناسبت سے ناندیڑ ضلع انتظامیہ نے ریاست کے دیہی اور شہری علاقوں میں سروے کو مکمل اور شفاف بنانے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔اس سروے کے لیے ہر تحصیلدار کو نوڈل آفیسر اور نائب تحصیلدار کو اسسٹنٹ نوڈل آفیسر کے طور پر ذمہ داری دی گئی ہے۔کلکٹر ابھیجیت راوت نے بتایا کہ ان کے ساتھ تعلقہ کی سطح پر ٹریننگ کے لیے ایک ٹریز دیا گیا ہے اور آج ناندیڑ ضلع میں تمام سطح کی تربیت مکمل کر لی گئی ہے۔ضلع میں مراٹھا ریزرویشن سے متعلق سروے مقررہ وقت کے اندر مکمل کیا جائے، وہ شنکراؤ چوان پلاننگ ہال میں منعقدہ تربیتی سیشن سے خطاب کر رہے تھے۔ 23 جنوری 2024 سے پورے ضلع میں گاؤں گاؤں جا کر حقیقی سروے شروع ہو رہا ہے۔اس سلسلے میں متعلقہ ملازمین کو ضروری تربیت دی گئی ہے۔ یہ سروے محکمہ ریونیو، میونسپل کارپوریشن، نگر پنچایت اور ضلع پریشد کے ساتھ مل کر کیا جا رہا ہے۔کلکٹر ابھیجیت راوت نے یقین ظاہر کیا کہ ہر گاؤں اور شہری ان گنتی کرنے والوں کے ساتھ تعاون کریں گے۔ یہ شمار کنندگان ضلع کے تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ خاندانوں کا دورہ کر کے سروے مکمل کرنے جا رہے ہیں۔دیہی سروے کے لیے کل 3431 افسران و ملازمین بشمول 222 سپروائزر اور تقریباً 3209 شمار کنندگان کا تقرر کیا گیا ہے۔کل 474 افسران و ملازمین میں سے کل 35 سپروائزر اور 439 شمار کنندگان کو شہری علاقوں (بلدیات کو چھوڑ کر) کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔کل 257 سپروائزر اور 3648 شمار کنندگان کا تقرر کیا گیا ہے۔مزید درستگی کے لیے اس سروے میں تفصیلی سوالات کا ذکر کیا گیا ہے۔شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مذکورہ معلومات کی صورت حال پر قائم رہیں۔ہر تعلقہ سطح کی ٹیم کو آج تربیت دی گئی۔ ناندیڑ تحصیلدار سنجے ورکاڈ، نائب تحصیلدار سوپنل دیگلوار، ناندیڑ تعلقہ دیہی کے لیے اول کلرک دیوی داس جادھو نے تربیت دی۔

مراٹھاریزرویشن کے لیے

ریاستی حکومت کو 26 جنوری تک کا الٹی میٹم

ممبئی: مراٹھاریزرویشن کے مطالبے پر منوج جرانگے پاٹل اپنے حامیوں کے ساتھ سنیچر (20 جنوری) کو ممبئی کی جانب پیدل کوچ کر چکے ہیں۔مراٹھاریزرویشن کے اس مارچ کے ا?ج دوسرے دن میڈیا سے بات کرتے ہوئے منوج جرانگے پاٹل نے ایک بار پھر حکومت کو الٹی میٹم دیا اور کہا کہ 26 جنوری سے قبل مراٹھاریزرویشن کا حل نکالا جائے ورنہ ممبئی پہنچ کر مراٹھا اپنی طاقت دکھا دیں گے۔منوج جرانگے پاٹل نے کہا،''ا? ئین کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے ریزرویشن کے مسئلے کا حل تلاش کیجئے۔اقتدار ا? تا اور جاتا رہتا ہے۔مراٹھا برادری کے لوگ بہت بڑی تعداد میں ممبئی میں داخل ہونے والے ہیں اور ہم اپنے مطالبات پر مضبوطی سے قائم ہیں۔''انہوں نے کہا،''حکومت اگر مراٹھوں کی طاقت دیکھنا چاہتی ہے تو اسے ہم اپنی طاقت ضرور دکھا دیں گے۔مراٹھا سماج کی یہ ا? خری جدوجہد ہے۔ہم دو دنوں تک مزید انتظار کریں گے، پھر اس کے بعد حکومت کے کسی بھی وزیر کو گاو?ں میں گھسنے نہیں دیں گے۔''منوج جرانگے پاٹل نے مزید کہا،''ا? ئین میں اس بات کا التزام ہے کہ جن کا سرکاری اندراج موجود ہو انہیں ریزرویشن دیا جائے۔اس کے باوجود بھی اگر مراٹھا سماج کو ریزرویشن نہیں مل رہا ہے تو یہ حکومت کی نااہلی ہے۔اس لیے حکومت کو مراٹھاریزرویشن کے مسئلے کو حل کرنے پر غور کرنا چاہئے۔ہم حکومت کو ایک بار پھر بتا دینا چاہتے ہیں کہ سڑکوں پر ہماری تعداد کم ہوئی تو بھی 26 جنوری کو ہم ممبئی سے واپس جائیں گے۔ممبئی کے ہر سڑک اور گلی میں مراٹھے ہی نظر ا? ئیں گے۔''منوج جرانگے پاٹل نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا،''ہمارے ممبئی پہنچنے سے قبل ا? پ فیصلہ کیجئے، ہم اپنے مطالبات پر قائم ہیں۔لیکن ایسا لگتا ہے کہ حکومت نے طے کر لیا ہے کہ مراٹھوں کو ریزرویشن نہیں دینا ہے، مراٹھوں کے بچوں کو ترقی کرنے کا موقع نہیں دینا ہے۔کیونکہ کنبی ذات میں اندراج کے باوجود ریزرویشن نہیں دیا جا رہا ہے۔اس سے ایسا لگتا ہے کہ حکومت کو مراٹھوں کی طاقت دیکھنی ہے۔''انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا،''ہم نے حکومت کو 7 مہینے کا وقت دیا، اسے اب اور کتنا وقت چاہئے۔اس میں مراٹھا برادری کی کیا غلطی ہے؟ اس لیے اب اور 2 دن تک ہم انتظار کریں گے، اس کے بعد ہم اپنے گاؤں کے راستے ان کے لیے بند کر دیں گے۔''منوج جرانگے نے کہا،''ہمیں کہا جا رہا ہے کہ ہم ممبئی میں نہ ا? ئیں۔اگر ہم نے یہ بات کہیں کہ آپ ممبئی میں مت آئیے تو کیا یہ مناسب ہوگا؟ یہ دادا گیری کی زبان ہے۔حکومت ہمیں دھمکی دینے کے بجائے ہمارے مطالبات پر فیصلہ کرے، ہماری ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔''واضح رہے کہ منوج جرانگے پاٹل جالنہ ضلع کے انتروالی سرتی میں مراٹھا ریزرویشن کے لیے احتجاجی دھرنے کے بعد اب ایک بڑے جلوس کی شکل میں ممبئی آ رہے ہیں۔وہ ریاست میں مراٹھاریزرویشن کے ایک بڑے چہرے کے روپ میں ابھرے ہیں۔ریزرویشن کے لیے ان کے احتجاج کے دروان مہاراشٹر کے مختلف مقامات پر تشدد بھی ہو چکا ہے۔

مہاراشٹرا اسپیکر کے فیصلے کے خلاف ٹھاکرے

دھڑے کی عرضی پر سپریم کورٹ میں آج سماعت

نئی دہلی: مہاراشٹرا اسمبلی اسپیکر راہل نارویکر کے فیصلے کے خلاف شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما سنیل پربھو کی درخواست پر سپریم کورٹ پیر کو سماعت کرے گا۔سنیل پربھو نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والا دھڑا ہی حقیقی شیوسینا ہے۔پریم کورٹ کی ویب سائٹ پر شائع فہرست کے مطابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا کی ڈویژن بنچ 22 جنوری کو اس کیس کی سماعت کرے گی۔خیال رہے کہ سابق سی ایم ادھو ٹھاکرے کی قیادت والے شیوسینا کے دھڑے نے نارویکر کے 10 جنوری کے فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے 15 جنوری کو عدالت عظمیٰ میں ایک عرضی دائر کی تھی، جس میں کہا گیا کہ سی ایم شندے کی قیادت والا دھڑا ہی حقیقی شیوسینا ہے کیونکہ اس کو اسمبلی میں اکثریت حاصل ہے۔درخواست میں وزیر اعلیٰ شندے اور ان کے دھڑے کے دیگر ارکان اسمبلی کے خلاف دائر نااہلی کی درخواستوں کو خارج کرنے کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔دریں اثنا، بامبے ہائی کورٹ نے بدھ کو 14 شیوسینا-یو بی ٹی ارکان اسمبلی اور دیگر کو نوٹس جاری کیا ہے، جو حکمراں شیوسینا کے چیف وہپ بھرت گوگاوالے کی طرف سے ٹھاکرے دھڑے کے ارکان اسمبلی کو نااہل قرار دینے کی درخواست پر دائر کی گئی ہے۔جسٹس جی ایس کلکرنی اور جسٹس ایف پی پونے والا کی ڈویژن بنچ نے اس معاملے کی مزید سماعت 8 فروری کو مقرر کی ہے۔ 10 جنوری کے فیصلے میں اسپیکر نارویکر نے دونوں پارٹیوں کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے ٹھاکرے کے ارکان اسمبلی کو نااہل ہونے سے بچالیا تھا۔

شیعہ سماج کو اقلیتی حقوق کا فائدہ ملنا چاہیے: مولانا اسلم رضوی

ممبئی میں شیعہ سماج کا اہم اجلاس، وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ سے وفد ملاقات کریگا

ممبئی:21 جنوری۔ملک اور صوبائی سطح پر شیعہ کمیونیٹی کے ملی سماجی اور تعلیمی مسائل اور اقلیتی حقوق کے موضوع پر مولانا اسلم رضوی صاحب کے زیر صدارت ممبئی کے ڈونگری حلقہ میں مدینہ مصطف? محفل ہال میں اہم اجلاس منعقد ہوا۔شیعہ کمیونیٹی کے ابھرتے ہو? سیاسی وسماجی لیڈر مہاراشٹرا حج کمیٹی رکن افضل داؤدانی نے ممبئی اور مہاراشٹرا کے علماء ٕ اور مہاراشٹرا سرکار کے ڈیلی گیشن کی مشترکہ میٹنگ کی کامیاب میزبانی کی اور پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔افتتاحی تقریر میں افضل داؤدانی نے میٹنگ کا ایجنڈہ پیش کیا اور شیعہ سماج کے حکومت سے مطالبات پیش کیے۔اس موقع پر حکومت مہاراشٹرا اقلیتی سیل کے صدر ادریس ملتانی، جنرل سیکریٹری جنید خان اور ممبئی یونٹ صدر وسیم خان نے علماء ٕ حضرات کو بغور سنا اور دوران تقریر اور میڈیا سے مخاطب ہو کر ادریس ملتانی نے افضل داؤدانی کی میزبانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم افضل داؤدانی سے بہت پر امید ہیں اور انکے ساتھ مل کر ہم نے سرکار سے شیعہ سماج کے حقوق اور فلاح و بہبود کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور بہت جلد شیعہ قائدین کا ایک وفد مہاراشٹرا کے وزیر اعلٰ ء اور نائب وزیر اعلٰ ء سے مل کر اپنے تحریری مطالبات ان کے سامنے رکھے گا۔صدر جلسہ مولانا اسلم رضوی نے صحافیوں کو مخاطب کرتے ہو? افسوس ظاہر کیا کہ اس اہم اجلاس کو ناکام اور کمزور کرنے کے لیے سماج میں یہ افواہ پھیلائی جا رہی تھی کہ یہ جلسہ بی جے پی کی حمایت کے لیے منعقد کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ برسر اقتدار حکومت سے اپنے سماج کا حق مانگنا ہر شہری کا آئینی حق ہے۔مولانا اسلم رضوی کے علاوہ مہاراشٹرا شیعہ علماء ٕ بورڈ کے سیکریٹری مولانا عزیز حیدر، ادریس ملتانی، جنید خان، وسیم خان، اور خان عبدالباری خان اور ممبئی مہاراشٹرا سے تشریف لا? علماء ٕ نے جلسہ سے خطاب کیا۔ن ٕ دہلی کے فرید آباد کے امام جمعہ با اثر عالم مولانا نازبیر جعفری نے بھی اس اجلاس میں خصوصی شرکت کی اور مولانا علی عباس وفا نے نظامت کے فرائض انجام دی?۔

مدرسہ البنات میں جشن غریب نواز

بتاریخ 6 رجب مطابق 18 جنوری کو مدرسہ البنات فاطمہ زہرا ساء نگر ناندیڑ میں حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحم? والرضوان کے عرس شریف کے مبارک موقع پر خواتین کا ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں مدرس? البنات فاطمہ زہرا کی طالبات نے حمد نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کئے اسکے بعد محترمہ عالمہ مسکان فاطمہ و صوفیہ فاطمہ صاحبہ نے خطابات فرمائے محترمہ عالمہ صبا باجی صاحبہ نے نعت رسول مقبول پیش کی بعدہ محترمہ کوثر فاطمہ صاحبہ نے علم کی فضیلت سے متعلق خطاب فرمایا اخیر میں محترمہ عالمہ صبا ارم۔رضویہ نے خصوصی خطاب فرماتے ہوئے خواتین کو شریعت پر مضبوطی سے قائم۔رہنے کی تاکید فرمائی۔خواتین اسلام کی کثیر تعداد میں اس پروگرام میں شرکت فرماء صلاۃ سلام و نیاز ودعاء کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہونچا۔

سابق وزیر محمد علی شبیر ریاستی حکومت کے مشیر مقرر

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے اپنے 4 قریبی لیڈروں کو ریاستی حکومت کا مشیر مقرر کیا ہے۔سابق وزیر محمد علی شبیر، تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے سینئر نائب صدر ملّو روی، سابق ایم ایل اے ویم نریندر ریڈی اور پارٹی کے ایک دیگر لیڈر ہرکارہ وینوگوپال راو? کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔سینئر لیڈر محمد علی شبیر کو ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور اقلیتوں کی فلاح و بہبود کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔انہیں ریاستی وزیر کا عہدہ اور درجہ حاصل ہوگا۔محمد علی شبیر نے متحدہ آندھرا پردیش میں وائی ایس راج شیکھر ریڈی کی قیادت والی کانگریس کی حکومت میں وزیر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔تاہم، وہ نظام آباد شہری اسمبلی حلقہ سے انتخاب ہار گئے تھے۔علاوہ ازیں، ملّو روی کو نئی دہلی میں ریاستی حکومت کا خصوصی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔وہ متحدہ آندھرا پردیش میں وائی ایس آر حکومت میں اسی عہدے پر کام کر چکے ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ ملّو بھٹی وکرمارک کے بھائی ملّو روی وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے قریبی ہیں نگر کرنول سے سابق ایم پی ملّو روی کو ریاستی وزیر کا درجہ ملے گا۔وہیں، ریونت ریڈی کے ایک اور قریبی لیڈر ویم نریندر ریڈی کو پبلک افیئر میں وزیر اعلیٰ کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔جب وہ تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) میں تھے اس وقت سے ریونت ریڈی اور ان کے درمیان بہتر تعلقات ہیں۔تلنگانہ کانگریس کے پروٹوکول انچارج ہرکارہ وینوگوپال راو? کو پروٹوکول اور عوامی رابطہ کے لیے حکومت کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔

حیدرآباد: تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے

اپنے 4 قریبی لیڈروں کو ریاستی حکومت کا مشیر مقرر کیا ہے

سابق وزیر محمد علی شبیر، تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے سینئر نائب صدر ملّو روی، سابق ایم ایل اے ویم نریندر ریڈی اور پارٹی کے ایک دیگر لیڈر ہرکارہ وینوگوپال راو? کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔سینئر لیڈر محمد علی شبیر کو ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور اقلیتوں کی فلاح و بہبود کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔انہیں ریاستی وزیر کا عہدہ اور درجہ حاصل ہوگا۔محمد علی شبیر نے متحدہ آندھرا پردیش میں وائی ایس راج شیکھر ریڈی کی قیادت والی کانگریس کی حکومت میں وزیر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔تاہم، وہ نظام آباد شہری اسمبلی حلقہ سے انتخاب ہار گئے تھے۔علاوہ ازیں، ملّو روی کو نئی دہلی میں ریاستی حکومت کا خصوصی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔وہ متحدہ آندھرا پردیش میں وائی ایس آر حکومت میں اسی عہدے پر کام کر چکے ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ ملّو بھٹی وکرمارک کے بھائی ملّو روی وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے قریبی ہیں نگر کرنول سے سابق ایم پی ملّو روی کو ریاستی وزیر کا درجہ ملے گا۔وہیں، ریونت ریڈی کے ایک اور قریبی لیڈر ویم نریندر ریڈی کو پبلک افیئر میں وزیر اعلیٰ کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔جب وہ تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) میں تھے اس وقت سے ریونت ریڈی اور ان کے درمیان بہتر تعلقات ہیں۔

خلائی تحقیق میں جاپان بھارت تعاون کو فروغ دینے کے منتظر۔جاپانی ایلچی

نئی دہلی۔?21 جنوری۔ ایم این این۔ ہندوستان میں جاپان کے سفیر ہیروشی سوزوکی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی کا چاند پر جاپان کی سافٹ لینڈنگ پر مبارکباد دینے پر شکریہ ادا کیا۔سوزوکی نے کہا کہ وہ خلائی تحقیق میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے منتظر ہیں۔ ایکس پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں، ہیروشی سوزوکی نے کہا، "ا?پ کا شکریہ، وزیر اعظم مودی جی! خلائی تحقیق میں جاپان-بھارت تعاون کو فروغ دینے کے منتظر ہوں۔انہوں نے یہ تبصرہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر اعظم مودی کی ایکس پر پوسٹ کے جواب میں کیا۔ پی ایم مودی نے ہفتہ کے روز جاپانی وزیر اعظم فومیو کشیدہ کو چاند پر پہلی سافٹ لینڈنگ حاصل کرنے پر مبارکباد دی اور کہا کہ ہندوستان جاپان ایرو اسپیس کے درمیان تعاون کا منتظر ہے۔دراصل جاپان ہفتہ کے ا?خر میں چاند پر سافٹ لینڈنگ کو کامیابی سے مکمل کرنے والا پانچواں ملک بن گیا۔ ایکس کو لے کر، پی ایم مودی نے کہا، "وزیر اعظم فومیو کشیدہ اور جاکسا کے سبھی اہلکاروں کو جاپان کی چاند پر پہلی سافٹ لینڈنگ حاصل کرنے پر مبارکباد۔ پی ایم مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب فومیو کشیدہ کی پوسٹ کا جواب دیا جس نے چاند پر 'سلم' کی کامیاب لینڈنگ کے لیے مشن میں شامل سبھی کو مبارکباد دی تھی۔' جاپانی وزیر اعظم نے کہا، "یہ انتہائی خوش ا? ئند خبر ہے کہ چاند پر اترنے والی چھوٹی گاڑی سلم کامیابی کے ساتھ چاند پر اتر گئی ہے، حالانکہ تفصیلی تجزیہ درکار ہے کیونکہ شمسی خلیات بجلی پیدا نہیں کر رہے ہیں۔ہم اس میں شامل ہر فرد کے لیے ان کی اب تک کی کوششوں کے لیے اپنے احترام کا اظہار کرنا چاہیں گے، اور جب وہ مزید چیلنجز کا سامنا کریں گے تو ہم ان کی حمایت جاری رکھیں گے۔

حج 2024 تمام تر سہولیات کے ساتھ مکمل ہوگا

حج کمیٹی آف انڈیا

نئی دہلی: حج کمیٹی آف انڈیا نے حج 2024 کے تعلق سے تیاریوں کی اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ حج 2024 نہایت منظم اور تمام تر سہولیات کے ساتھ مکمل ہوگا اور کابینی وزیر اسمرتی ایرانی کے حالیہ سعودی عرب کے دورے کا اس پر مثبت اثر پڑے گا۔ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے حج کمیٹی نے کہا ہے کہ ''حکومتِ ہند کی کابینہ وزیر اسمرتی ایرانی کی سرپرستی، وزارتِ اقلیتی امور کی ہدایات اور حج کمیٹی آف انڈیا کی قیادت میں حج 2024 کی پُر زور تیاریاں نہایت ذمہ داری سے جاری ہیں۔ حج 2024 نہایت منظم اور تمام تر سہولیات کے ساتھ پُرسکون اور اطمینان بخش طریقہ سے مکمل ہوگا۔ریلیز میں حج کمیٹی آف انڈیا کے چیف ایگزیکٹو لیاقت علی آفاقی نے بتایا ہے کہ حکومتِ ہند اور حکومتِ سعودی عرب کے معاہدے کے مطابق امسال 1,75,025 ہندوستانی مسلمان حج کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان میں بذریعہ حج کمیٹی انڈیا 1,40,025 اور باقی پرائیویٹ ٹور آپریٹرس کے ذریعہ حج ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا میں تقریباً 1,74,000 حج کی درخواستیں جمع ہو چکیں ہیں۔حج کمیٹی آف انڈیا سے جانے والے عازمین کے لیے حج درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ 20 دسمبر تعین کی گئی تھی جو بعد میں ریاستی حج کمیٹیوں، دیگر تنظیموں اور عازمین کی درخواست وخواہش پر 15 جنوری تک بڑھا دی گئی تھی۔15 جنوری رات بارہ بجے تک آنے والی تمام درخواستیں کو جمع کیا گیا نیز اُن درخواست دہندگان کو بھی درخواست مکمل کرنے کی ایک دن کی مزید اجازت دی گئی۔ جنہوں نے 15 جنوری رات 12 بجے تک حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائڈ پر صرف اندراج کرا دیا تھا- عازمین حج کی درخواست جمع کرنے کی تاریخ میں اب توسیع ممکن نہیں ہے- چونکہ سہولیات کی فراہمی اور بہتر انداز میں تیاریوں کے لیے وقت سے پہلے صحیح اعداد و شمار کی ضرورت حج انتظامات سے وابستہ ہر ایجنسی کو ہوتی ہے۔مثلاً ائیر لائز کو تعداد کے اعتبار سے امبارکیشن پر ہوائی جہاز اور عملے کا بندوبست کرنا ہوتا ہے۔رہائش اور ٹرانسپورٹ سے متعلق ذمہ داران کے لیے اعداد و شمار بہت اہمیت رکھتے ہیں۔مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہائشی انتظامات اور منیٰ وعرفات میں خیموں کے لیے بھی صحیح تعداد کی جانکاری بہت اہم ہیں۔تاخیر سے مستقبل کے انتظامات میں نہ صرف دشواری آئے گی بلکہ ہر چیز مہنگی بھی ہوتی جائے گی جس کا اثر اور خمیازہ بھی عازمین کو بھگتنا پڑے گا۔چیف ایگزیکٹو حج کمیٹی آف انڈیا لیاقت علی آفاقی نے بتایا کہ نظامِ حج کی معمولی واقفیت رکھنے والے بھی بخوبی واقف ہیں کہ ملک کی بعض ریاستوں میں کوٹے سے زیادہ حج درخواستیں جمع ہوتیں ہیں۔ جبکہ بعض ریاستوں میں کوٹے سے کم حج درخواستیں آتی ہیں۔ ان ریاستوں کا بچا ہوا کوٹہ کمپیوٹرائز طریقے سے زیادہ حج درخواستیں آنے والی ریاستوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ عازمین سے اپیل کی گئی ہے کہ کسی پروپگنڈے اور افواہ کا شکار نہ ہوں، حج کمیٹی آف انڈیا اور پرائیویٹ ٹور آپریٹر کا کوٹہ سرکاری معاہدے کے تحت مقرر ہوتا ہے۔اس کو نہ کم کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بڑھایا جا سکتا ہے۔ عازمین سماج دشمن عناصر سے ہوشیار رہیں اور صرف حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ پر آنے والی خبروں پر ہی یقین کریں۔

وزیر اعظم مودی کی زبان پر آیا منی پور کا نام!

نئی دہلی: منی پور میں تشدد شروع ہونے کے بعد سے وہاں پر جانا تو دور اس کا نام تک زبان پر نہ لانے والے وزیر اعظم نریندر مودی کا منی پور سے متعلق ایک 'ایکس' پوسٹ سامنے ا?ئی ہے۔ اس پوسٹ میں وہ وہاں کے لوگوں کو منی پور کے قومی دن کی مبارکباد پیش کر رہے ہیں۔ جبکہ یہی وہ ریاست ہے جو گزشتہ 8 ماہ سے تشدد کی لپیٹ میں ہے لیکن اتنے عرصے میں انہوں نے بدرجہ? مجبوری پارلیمنٹ میں امن کے قیام کی یقین دہانی کرانے کے ایک لفظ بھی بولنا مناسب نہیں سمجھا! وزیر اعظم نے اپنی ایکس پوسٹ میں کہا،''ریاست کے لوگوں کو میری جانب سے مبارکباد، منی پور نے ہندوستان کی ترقی میں ایک مضبوط حصہ داری نبھائی ہے۔ہمیں ریاست کی تہذیب و روایات پر فخر ہے۔میں منی پور کی مستقل ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔''منی پور تشدد کے پیش نظر وزیر اعظم کی خاموشی پر لوگوں میں پہلے سے ہی مایوسی پائی جاتی تھی، اب اس پوسٹ نے ان میں مایوسی کے ساتھ ناراضگی بھی پیدا کر دی ہے۔

وزیراعلی دھامی نے وکست بھارت سنکلپ یاترا کے مستحقین کے ساتھ ورچوئل بات چیت کی

دہرادون۔21 جنوری۔ایم این این۔ اتراکھنڈ کے وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی نے وکست بھارت سنکلپ یاترا کے تحت اتوار کو ادھم سنگھ نگر ضلع کے مستحقین کے ساتھ ورچوئل بات چیت کی۔ وزیر اعلیٰ کے ساتھ بات چیت کے دوران، نیشنل لائیولی ہڈ مشن سے وابستہ ایک مستحق کملا نے کہا کہ این ا?ر ایل ایم کے تحت اس نے پہلے 1 لاکھ روپے اور پھر 2 لاکھ روپے کی کیش کریڈٹ لمٹ لی۔ان کا گروپ 10 خواتین اس سے وابستہ ہیں۔ان کے گروپ، کورونا کے دوران اس گروپ کو حکومت کی طرف سے دوبار 6 ہزار روپے کی رقم دی گئی۔کملا نے بتایا کہ وہ ہر ماہ 20 سے 25 ہزار روپے بچاتی ہیں۔ پردھان منتری ا?واس یوجنا گرامین کے ایک مستفید وکی سنگھ نے بتایا کہ پہلے وہ ایک خستہ حال جھونپڑی میں رہتے تھے۔اسے پی ایم ا?واس یوجنا کے فوائد ملے اور گھر کے لیے برتن خریدنے کے لیے ریاستی حکومت سے 5 ہزار روپے بھی ملے۔اس کے علاوہ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومت کی کئی اسکیموں کا فائدہ اٹھایا ہے۔تپن مجمدار نے کہا کہ انہیں نازول پالیسی کا فائدہ ملا۔اس فائدہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے اسے کسی دفتر کا چکر نہیں لگانا پڑا۔اس کی تمام رسمی کارروائیاں جلد مکمل کر لی گئیں۔کویتا تیواری نے بتایا کہ اس نے 10 لاکھ روپے کے زرعی ا?لات خریدے، جس کے لیے انہیں 8 لاکھ روپے کی سبسڈی ملی۔اس نے کہا کہ اسے عمل شروع کرنے کے بعد بہت جلد سبسڈی کا فائدہ ملا۔ادھم سنگھ نگر کے سلمان اور حنا نے اپنے بچے کا مفت علاج کرانے پر وزیر اعلیٰ سے اظہار تشکر کیا۔مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں نے بھی وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کا شکریہ ادا کیا۔ چیف منسٹر پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ ریاست کے پردھان سیوک ہونے کے ناطے وہ مسلسل مختلف اسکیموں پر لوگوں سے رائے لیتے ہیں۔وزیر اعظم نریندر مودی نے 15 نومبر کو قبائلی فخر کے دن پر وکست بھارت سنکلپ یاترا کا ا?غاز کیا تھا۔ترقی یافتہ ہندوستان کے ان کے عزم کو پورا کرنے کے لیے، وکست بھارت سنکلپ یاترا پورے ملک میں نکالی جا رہی ہے۔صرف چند دنوں میں اس سفر نے لاکھوں دیہات کا احاطہ کیا ہے جو کہ اپنے ا?پ میں ایک ریکارڈ ہے۔اس یاترا کے ذریعے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی اسکیموں کو لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا، وزیر اعظم نریندر مودی نے گزشتہ ساڑھے 9 سالوں میں اپنے اہم فیصلوں، دوراندیشانہ سوچ اور منصوبوں سے سماج کے ہر طبقے کو فائدہ پہنچایا ہے۔ مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کی اسکیمیں عوام کے لیے بہت مددگار ثابت ہوئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ا?ج کسی کو حکومت کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں، حکومت خود ا?گے بڑھ کر کام کر رہی ہے۔

9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمٰن
زِینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ و خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔
شیخ عبدالستار
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔